عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۶ | ۱۴ تا ۲۱/ ربیع الاول ۱۴۲۸ھ مطابق یکم تا ۷/ اپریل ۲۰۰۷ء | شمارہ: ۱۳

قیمت: ۷ روپے

مسلم ممالک کے خلاف سازشیں

مسلمانوں کی نسبت قادیانیوں کا عقیدہ

مساجد کے تحفظ کیلئے قانون سازی کی ضرورت

نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کی شخصیّت و تعلیمات

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

صدقہ جاریہ:

(ذیشان اسلم' کراچی)

س:...... مرنے کے بعد روح کا اصل مقام کیا ہے؟ عالم برزخ سے کیا مراد ہے؟ اور مرنے کے بعد انسان کی روح کسی بھی طرح سے دنیا میں اس کا تعلق رہتا ہے یا نہیں؟

ج:...... جی ہاں' روح کا بدن کے ساتھ تعلق رہتا ہے' جس کی وجہ سے اس کو عذاب و ثواب کا احساس ہوتا ہے۔ نیک لوگوں کی روحیں اعلیٰ علیین میں اور بدکاروں کی روحیں سجین میں ہوتی ہیں۔

س:...... مرنے کے بعد روح کے ایصال ثواب کے لئے بہترین صدقہ کیا ہے؟ جس کے کرنے سے قیامت تک اس کا ثواب مرنے والے کی روح کو ملتا ہو؟

ج:...... کوئی مسجد بنادے' مدرسہ بنادے' کوئی کنواں کھدوادے' یا کم از کم قرآن خرید کر مسجد و مدرسہ میں دیدے' یا کسی دینی مدرسہ کے بچے کی تعلیم کے اخراجات کا ذمہ لے لے' جب وہ پڑھ جائے گا تو اس کی تمام نیکیوں کا ثواب اس کو ملتا رہے گا۔

س:...... والد کے انتقال کے بعد اولاد کو کس طرح صبر کرنا چاہئے؟ اس کے لئے کوئی خاص دعا بتائیں؟

ج:...... ''انا للہ و انا الیہ راجعون'' کثرت سے پڑھے اور اس کے معنی کا تصور کرے' اور یہ سوچے کہ آج اس دنیا سے وہ گئے ہیں' کل ہم نے بھی جانا ہے' ہمیں مہلت کے چند دن مل گئے ہیں' ہمیں ان کے لئے اور اپنے لئے کچھ کرلینا چاہئے۔

مولانا سعید احمد جلال پوری

گواہوں کے بغیر نکاح:

(عبداللہ' کراچی)

س:...... ایک شخص نے بغیر گواہ اور وکیل کے نکاح کرلیا' انہوں نے قرآن اور اللہ کو سامنے رکھ کر یہ نکاح کیا' جبکہ ان کا کہنا ہے کہ نکاح کے لئے ضروری نہیں کہ کوئی گواہ یا وکیل ہو اور اللہ اور قرآن ہی سب سے بڑا گواہ اور وکیل ہے' سوال یہ ہے کہ کیا یہ نکاح درست ہے؟

ج:...... اگر زوجین یعنی میاں بیوی مجلس نکاح میں موجود ہوں تو وکیل کی ضرورت تو نہیں البتہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کا گواہ ہونا نکاح کے لئے شرط ہے۔ اگر کسی نے گواہوں کے بغیر نکاح کیا تو وہ نکاح منعقد نہیں ہوگا' قرآن کو گواہ بنانا ناجائز اور حرام ہے۔ جو لوگ ایسا کرتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ ہمارا نکاح ہوگیا ہے' وہ زنا کاری کے مرتکب ہوں گے۔

اجتماعی دعا:

(نصیر احمد' کراچی)

س:...... نماز باجماعت' نماز تراویح' ختم قرآن اور نماز جنازہ کے بعد اجتماعی دعا بالجہر کے بارے میں فقہ حنفیہ میں کیا حکم اور روایت ہے؟

ج:...... نماز باجماعت کے بعد اجتماعی دعا کرنا امت کا معمول رہا ہے اور بے حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ اور دوسرے اکابر نے احادیث سے اس کا ثبوت تحریر فرمایا ہے' کیونکہ یہ دعا کی قبولیت کا وقت ہے' نماز تراویح اور قرآن کریم کی تلاوت کے بعد اکابر کا معمول نہیں' ہاں دعا خود ایک نیکی ہے' البتہ ختم قرآن کے بعد اجتماعی دعا کا اکابر کا معمول رہا ہے' البتہ جنازہ کے بعد فقہ حنفی میں دعا کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔

ہفت روزہ

ختمِ نبوۃ

جلد:۲۶ شمارہ:۱۳ ۱۴تا۲۰/ربیع الاول ۱۴۲۸ھ مطابق یکم تا ۷/اپریل ۲۰۰۷ء

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر — مولانا سعید احمد جلالپوری

علامہ احمد میاں حمادی — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

صاحبزادہ سید محمد سلیمان بنوری — مولانا بشیر احمد

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی — مولانا قاضی احسان احمد

سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا — کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ • منظور احمد میو ایڈووکیٹ

اِس شمارے میں

مساجد کے تحفظ کے لئے قانون سازی کی ضرورت	اداریہ	۴
نبی کریم ﷺ کی شخصیت وتعلیمات	ابوشفقت قریشی سہام	۹
مسلم ممالک کے خلاف سازشیں	امام الحرم صالح بن عبداللہ بن حمید	۱۰
علامات قیامت	حضرت مولانا حامد میاںؒ	۱۵
مسلمانوں کی نسبت قادیانیوں کا عقیدہ	مولانا لال حسین اختر	۱۸
حسن ادب اور اس کی اہمیت	مولانا حبیب الرحمن اعظمی	۱۹
خبروں پر ایک نظر		۲۲

زرتعاون بیرون ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔
یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات،
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۰ امریکی ڈالر
زرتعاون اندرون ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے
چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 363-8 اور
اکاؤنٹ نمبر 927-2 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۲۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road.Karachi.
Ph: 2780337 Fax: 2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan
Ph: 4583486-4514122 Fax: 4542277

لندن آفس:
35,Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.k.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری طابع: سید شاہد حسین مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مساجد کے تحفظ کے لئے قانون سازی کی ضرورت

وفاقی دارالحکومت اسلام آباد کی مختلف مساجد کے انہدام کے سلسلہ میں حکومت کی جرأت ودلیری کی خبریں قارئین کے لئے نئی نہیں‘ کراچی میں لیاری ایکسپریس وے کی تعمیر کے نام پر متعدد مساجد کو شہید کیا جانا بھی کسی سے مخفی نہیں‘ ماضی میں کراچی ہی میں عسکری پارک کے جوار میں واقع مساجد کے انہدام کے لئے فوجی حکام اور شہری حکومت کی سرتوڑ کوششیں اور ان کے مقابلہ میں مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ کا ڈٹ جانا تاریخ کا ایک ایسا باب ہے‘ جس کی نقاب کشائی تا حال باقی ہے‘ اس سے جہاں حکومت کا مساجد کو ڈھانے کا ”ابدی“ طرز عمل واضح ہوتا ہے‘ وہاں یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ بابری مسجد کی شہادت میں ملوث عناصر سے انہیں کس حد تک ذہنی وقلبی وابستگی ہے‘ اور ان کا طرز عمل کس قدر یکساں ہے‘ بہر حال ان واقعات کا ایک افسوس ناک پہلو یہ بھی ہے کہ دینی جماعتوں کو چھوڑ کر ملک کی کسی جماعت نے‘ خواہ وہ سیاسی ہو یا سماجی‘ مساجد کے انہدام کی مخالفت نہ کی۔ ”مسلم ہے تو مسلم لیگ میں آ“ کے نعرے کی علمبردار پاکستان مسلم لیگ (تمام گروپ) اور عوام کی نمائندہ جماعت ہونے کی دعوے دار پاکستان پیپلز پارٹی نے ملک کے مسلم عوام کی سب سے بڑی ضرورت مساجد کے انہدام کے خلاف آواز اٹھانا تو کجا؟ بعض مساجد کے انہدام پر مگر مچھ کے آنسو بہانا بھی گوارا نہ کیا‘ لیکن جوں ہی غیر مسلموں کی عبادت گاہ کے خلاف اقدام کی بات آئی تو ان جماعتوں کے رہنماؤں کے منہ میں دو گز کی زبان آ گئی اور وہ اسے ”انہدام“ کا نام دے کر اس کے خلاف احتجاجی مظاہروں میں شریک ہو کر احتجاجی بیانات وخطابات جھاڑنے لگے‘ چنانچہ اخباری اطلاعات کے مطابق کراچی پورٹ ٹرسٹ کی جانب سے فوڈ اسٹریٹ کے قیام کے لئے ہٹی جیٹی جھولے لعل مندر کی دیواروں کے ساتھ ردوبدل اور لکشمی نارائن مندر کے سامنے دیوار کی تعمیر پر پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما نے ہندو کمیونٹی کے رہنماؤں کے ہمراہ احتجاجی ریلی میں شریک ہو کر وہ رد عمل ظاہر کیا‘ جس کا مظاہرہ انہوں نے پاکستان میں منہدم کی جانے والی کسی مسجد کے حوالے سے کبھی نہیں کیا‘ چنانچہ اس سلسلہ میں اخبارات میں شائع ہونے والی خبر کا ایک اقتباس ملاحظہ ہو:

> ”احتجاجی ریلی سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان پیپلز پارٹی کے رہنما تاج حیدر نے کہا کہ پاکستان میں مسلم اور غیر مسلم کے یکساں حقوق ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ انہیں یہ معلوم کر کے دکھ ہوا ہے کہ کراچی پورٹ ٹرسٹ کی انتظامیہ نے فوڈ اسٹریٹ کے قیام کے لئے مندر کو منہدم کر دیا ہے۔“ (روزنامہ ”دی نیوز“ کراچی‘ مورخہ ۱۹/ مارچ ۲۰۰۷ء)

بات صرف یہیں تک محدود نہیں رہی‘ بلکہ نوبت یہاں تک جا پہنچی کہ انتہا پسند ہندو رہنماؤں نے اس معاملہ کو عالمی سطح پر اچھالنے کی دھمکی دی‘ جس کا لازمی نتیجہ عالمی سطح پر پاکستان کی بدنامی اور بیرونی ممالک کی طرف سے بے جا دباؤ کی صورت میں نکلے گا‘ لیکن انتہا پسند ہندو رہنماؤں کو اس کی ذرہ بھر پروا نہیں‘ چنانچہ ان کا دھمکی آمیز رویہ ملاحظہ ہو:

> ”ایکشن کمیٹی کے صدر ڈاکٹر کھٹو مل جیون نے کہا کہ حکومت کو معلوم ہونا چاہئے کہ اقلیتیں بشمول ہندو اور شیڈول کاسٹ اتنے کمزور نہیں کہ وہ اپنی عبادت گاہوں کے انہدام پر خاموش رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ اگر حکومت نے توجہ نہ دی اور کے پی ٹی مندر کو سابقہ شان سے بحال نہ کیا تو اس معاملہ کو عالمی پیمانے پر اٹھایا جا سکتا ہے۔ اشوک جیٹھ ملانی نے کہا کہ مندر کا انہدام شرم ناک اقدام ہے اور ہندو مندر کی تعمیر نو تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔“ (روزنامہ ”دی نیوز“ کراچی‘ مورخہ ۱۹/ مارچ ۲۰۰۷ء)

نشریاتی ادارے اور میڈیا کے نمائندے بھی حسب معمول غیر مسلموں کی حمایت میں کسی سے پیچھے نہیں رہے‘ چنانچہ متعصب برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی نے اس واقعہ اور اس کے خلاف ہندوؤں کے ایک انتہائی چھوٹے احتجاجی مظاہرے کو فوراً اپنی نشریات میں جگہ دیتے ہوئے ہندوؤں کا نقطہ نظر یوں اجاگر کیا:

> ”بی بی سی کے مطابق ہندو کمیونٹی کا کہنا ہے کہ کے پی ٹی نے مندر کے داخلی راستے پر دیوار کھڑی کر کے مندر کو باہر کے میدان سے الگ کر دیا ہے۔ اس میدان میں وہ مذہبی تہوار مناتے ہیں‘ جس سے اب وہ محروم ہو جائیں گے۔“ (روزنامہ ”امت“ کراچی‘ مورخہ ۱۹/ مارچ ۲۰۰۷ء)

لیکن بی بی سی سے ایک چوک ہو گئی کہ اسی نشریات میں اس نے یہ بھی ظاہر کر دیا کہ کے پی ٹی کے ترجمان کے بقول مندر کی قریبی زمین کے پی ٹی کی ملکیت ہے‘

یوں اپنی ہی زمین پر کے پی ٹی کا دیوار کھڑی کرنا بھی ہندوؤں کے نزدیک ایسا ''خطرناک جرم'' ٹھہرا' جس کے ''سدباب'' کے لئے وہ عالمی سطح پر پاکستان کی رسوائی کے اسباب پیدا کرنے کے لئے بھی تیار ہیں' بھلا آپ ہی بتایئے کہ ایک میدان جو پبلک پراپرٹی ہے' اس میں تہوار منانے سے محروی کیا اس قابل ہے کہ اسے ملک کو عالمی سطح پر بدنام کرنے اور حکومت کو دھمکی دینے کے لئے ذریعہ کے طور پر استعمال کیا جائے؟

یاد رہے کہ جس زمانے میں یہ مندر تعمیر ہوا ہوگا' اس زمانہ میں یقیناً حکام سے اس کی تعمیر کی کوئی تحریری اجازت نہیں لی گئی ہوگی' چنانچہ قیام پاکستان کے بعد اب گویا یہ مندر اوقاف کے زیر انتظام ہے اور اس کی زمین حکومت کی ملکیت ہے' ایسی صورت میں ہندو کمیونٹی کا احتجاج اور دھمکیاں دینا کیا سراسر ناروا نہیں؟ نیز یہ کہ حکومتی زمین پر واقع ہونے کی وجہ سے مساجد کے انہدام کو تو حکومتی حلقے جائز قرار دیتے ہیں' جبکہ حکومت کی جانب سے مساجد کے منہدم کئے جانے پر سیاست دانوں نے مجرمانہ خاموشی اختیار کرکے اس اقدام کی خاموش حمایت کی اور اقلیتوں نے اس کے خلاف کوئی آواز نہ اٹھا کر اسے دل بستگی کی سند مہیا کی' لیکن جیسے ہی بات مندر کی آئی تو پنڈت تاج حیدر بھی بول پڑے' لالہ کھٹول کو بھی زبان مل گئی اور میڈیا نے بھی اس معاملہ کو غیر معمولی کوریج دے کر عالمی سطح تک پہنچانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی' کیا اس سے یہ نہ سمجھا جائے گا کہ مساجد کے انہدام میں در پردہ حکومت' سیاسی جماعتیں اور اقلیتیں برابر کی شریک ہیں؟ اور اس جرم میں تینوں کا مرکزی کردار ہے؟

پھر بات صرف ہندوؤں کی عبادت گاہوں تک محدود نہیں ہے' بلکہ قادیانیوں کی عبادت گاہوں کے حوالے سے بھی حکومت' سیاسی جماعتوں اور اقلیتوں میں یہی گٹھ جوڑ پایا جاتا ہے۔ مجال ہے کہ کسی قادیانی عبادت گاہ کو کسی سڑک یا شاہراہ کی تعمیر کے لئے چھیڑا گیا ہو' ظاہر ہے کہ اس کام کے لئے ان کے پاس مساجد جو ہیں۔

یہاں یہ بات بھی غور طلب ہے کہ اگر مساجد کے انہدام کے خلاف مسلمان ایسے انداز سے آواز اٹھاتے تو اب تک نہ معلوم ان پر کیا قیامت گزر چکی ہوتی' کیسے کیسے کمانڈو ایکشن ان کے خلاف لئے جا چکے ہوتے' بلکہ قارئین کو یاد ہوگا کہ اسلام آباد میں طالبات کی جانب سے مسجد و مدرسہ کے تحفظ کے عزم کے بعد خواتین کے تحفظ اور حقوق نسواں کی علمبردار حکومت کی جانب سے ان طالبات کے خلاف خطرناک آپریشن ہونے کو تھا' جسے بعض مصلحت پسندوں کی مداخلت کے بعد ملتوی کردیا گیا' لیکن اخبارات اس آپریشن کے بارے میں بہت کچھ کہتے رہے' دوسری طرف کراچی میں مساجد کے انہدام کے معاملہ پر فوجی حکام اور شہری حکومت کی مفتی محمد جمیل خان شہید سے تلخ کلامی کے مناظر دیکھنے والے آج بھی زندہ ہیں' لیکن مقام حیرت ہے کہ پاکستان کی سرزمین پر بیٹھ کر ایک ہندو پاکستان کو عالمی سطح پر بدنام کرنے کی دھمکی دیتا ہے' لیکن اس کے خلاف کوئی ایکشن نہیں لیا جاتا' بلکہ وہ معاشرے کا معزز شہری قرار پاتا ہے اور پنڈت تاج حیدر اسے اور اس کی برادری کو ''پاکستان میں مسلم اور غیر مسلم کے یکساں حقوق ہیں'' کا مژدہ سناتے ہیں' نیز انہیں مندر کے ''انہدام'' پر تو دکھ ہوتا ہے' لیکن مساجد کے انہدام کو وہ ٹھنڈے پیٹوں ہضم کر جاتے ہیں' درحقیقت ایسے لوگ پاکستانی معاشرے پر بدنما داغ اور اسلامی ممالک کے بدترین دشمن ہیں' جو کھل کر اپنی اصلیت پر اتر آئے ہیں۔

ان سطور سے ہمارا مقصد کسی طور کسی مندر یا چرچ کے انہدام کی حوصلہ افزائی کرنا نہیں اور نہ ہم اسے جائز سمجھتے ہیں' لیکن جب مسجد کے انہدام کی حوصلہ افزائی اور مندر کے انہدام پر شور و غوغا برپا ہو رہا ہو' تو یہ عرض کرنا لازمی ہو جاتا ہے کہ پاکستان میں مندر اور چرچ کا تحفظ جتنا ضروری ہے' اس سے کہیں زیادہ ایک مسجد کا تحفظ ضروری ہے' جس ملک میں بے شمار مساجد کا انہدام کیا جائے اور حکومت کے کان پر جوں تک نہ رینگے اور نہ وہ اپنے اس گھناؤنے فعل پر قوم سے معافی مانگے' اس ملک میں مندر کے ''انہدام'' پر اس شدت سے آواز اٹھنا سوائے اس کے اور کوئی معنی نہیں رکھتا کہ اندرون خانہ مندر' چرچ اور غیر مسلموں کی دیگر عبادت گاہوں کے تحفظ اور مساجد کے انہدام اور مسلمانوں کے قتل عام کا فیصلہ ہو چکا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا یہ ہندو انتہا پسند جو مندر کے حوالے سے اس شدت سے آواز اٹھا رہے ہیں اور عالمی سطح پر ملک کو بدنام کرنے کی دھمکی دے رہے ہیں' اپنے مقصد میں ناکامی پر کل کلاں کو یہ ملک میں دہشت گردی نہیں کر سکتے؟ اگر مسلمانوں کے خلاف بنا کوئی جرم کئے گرفتاریاں اور سنگین مقدمات قائم کئے جا سکتے ہیں اور انہیں دہشت گردی میں ملوث قرار دیا جا سکتا ہے' تو ہندو انتہا پسندوں کے خلاف دھمکی آمیز رویہ اختیار کرنے اور ''ہندو اتنے کمزور نہیں کہ وہ اپنی عبادت گاہوں کے انہدام پر خاموش رہیں'' کا نعرہ بلند کرنے والوں کے ساتھ ایسا کچھ کیوں نہیں ہوتا؟ اور انہیں لگام کیوں نہیں دی جاتی؟ مسلمانوں کو کچلنے اور غیر مسلموں کو نوازنے کی روش حکومت کو ایسے مقام کی طرف لے جا رہی ہے' جہاں سے واپسی کے لئے کوئی راستہ نہیں' اگر حکومت اسلام پر یقین رکھتی ہے' تو کھوکھلے دعوؤں کے بجائے مساجد کے انہدام کی روش ترک کر کے اللہ تعالیٰ سے اور قوم سے اپنے سابقہ افعال پر معافی مانگے اور جتنی مساجد منہدم کی گئی ہیں' انہیں ان کے سابقہ مقامات پر از سر نو تعمیر کیا جائے' نیز آئندہ کے لئے قانون سازی کی جائے کہ سرکاری طور پر مساجد کو قیامت تک نہ تو منہدم کیا جائے گا اور نہ کہیں منتقل کیا جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شخصیت وتعلیمات

امام الانبیاء‘ آقائے نامدار‘ نبی آخرالزمان حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم‘ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے‘ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پیدائش تقریباً چار ہزار برس پیشتر جب عراق میں ہوئی تو اس وقت کا نام نہاد مہذب معاشرہ اوہام پرستی اور اپنے ہی ہاتھوں سے تراشے ہوئے بتوں کے سامنے سجدہ ریز ہوکر اشرف المخلوقات‘ انسانیت کی تذلیل کا سبب بن رہا تھا‘ چنانچہ ایسے پرآشوب دور میں حضرت خلیل اللہ نے بھٹکی ہوئی قوم کو بہت سے خداؤں کے چنگل سے نکال کر ایک خدا کی بندگی اور عبادت کرنے کا نعرۂ حق بلند کیا‘ جس کی پاداش میں وہ آگ میں ڈالے گئے۔

اپنے مشن کی تکمیل کے لئے انہوں نے گھربار اور وطن کو خیرآباد کہا‘ شام‘ مصر‘ فلسطین اور عرب کے دوسرے ملکوں میں سال ہا سال کی بگڑی ہوئی قوم کو راہ راست پر لانے کے لئے کوشش کرتے رہے اور جب بڑھاپے کے آثار نمودار ہوئے تو ۸۶ سال کی عمر میں اس مشن کو آگے بڑھانے کے لئے اولاد کی خواہش کی۔

جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمام آزمائشوں اور امتحانوں میں دونوں باپ بیٹا کامیاب ہوگئے تو اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کو پوری دنیا کا امام‘ پیشوا اور رہبر بنادیا‘ جب ایک مرکز کی ضرورت پیش آئی تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے دونوں باپ بیٹے نے پہلے سے موجود اللہ تعالیٰ کے گھر کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے دعا کی:

”اے پروردگار! اور تو ان لوگوں میں انہی کی قوم سے ایک ایسا رسول بھیج جو انہیں تیری آیات سنائے اور ان کو کتاب اور دانائی کی تعلیم دے اور ان کے اخلاق درست کرے‘ یقیناً تو بڑی قوت والا ہے اور بڑا حکیم ہے۔“

بابو شفقت قریشی سہام

یہ دعا حضرت ابراہیمؑ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت سے تقریباً اڑھائی ہزار سال پہلے مانگی تھی‘ ان کی آرزو تھی کہ ان کی نسل ہر قسم کی بت پرستی اور شرک سے محفوظ رہے‘ دنیا و آخرت میں فلاح و کامیابی سے ہمکنار رہے اور آنے والے رسول‘ ان کو پیغام حق تلاوت کرکے سنائیں‘ ان کو اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تعلیم دیں‘ خود وہ اس کتاب کی عملی شکل ہوں اور وہ اپنی سیرت و کردار اور اقوال سے اپنی ایسی سنت قائم کریں جو اس کتاب الٰہی کی تفسیر بن جائے۔

حضرت اسمٰعیلؑ کی وفات کے بعد ان کی قوم نے دین حنیف کو چھوڑ کر خانہ کعبہ کو توحید کی بجائے بت پرستی کا مرکز بنادیا‘ اس طرح تقریباً اڑھائی ہزار سال تک وہ معاشرہ جاہلیت اور بت پرستی کی تاریکی میں ڈوبا رہا‘ آخرکار حضرت ابراہیمؑ اور ان کے بیٹے حضرت اسمٰعیلؑ کی دعا کے مستجاب ہونے کا وقت آن پہنچا‘ جو انہوں نے خانہ کعبہ کی دیواریں اٹھاتے ہوئے مانگی تھی۔

یمن کے حکمران ابرہہ نے صنعا میں ایک جعلی خانہ کعبہ تعمیر کرایا تاکہ مکہ مکرمہ کے لوگوں کو جو آمدنی زائرین سے ہوتی ہے‘ وہ اس کو حاصل ہوجائے‘ اللہ تعالیٰ کے گھر کی عظمت اور جلال کے سامنے جب وہ اپنے ناپاک منصوبے میں کامیاب نہ ہوسکا تو ایک بڑا لشکر‘ جس میں ہاتھی بھی شامل تھے‘ لے کر خانہ کعبہ کو ڈھانے کے لئے چڑھائی کردی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے گھر کی حفاظت کے لئے پرندوں سے کنکریوں کی بارش برسائی جس کی وجہ سے ہاتھیوں کے خاتمہ کے ساتھ ساتھ ابرہہ کا تمام لشکر بھی جہنم رسید ہوگیا‘ اور وہ خود بھاگ کر صنعا پہنچا‘ جہاں پہنچتے ہی وہ مرگیا۔

اس وقت لوگ پیغام حق کو بھلاکر اللہ تعالیٰ کی عبادت کی بجائے بت پرستی‘ اوہام پرستی‘ سورج‘ چاند‘ ستاروں‘ حیوانوں‘ درختوں اور پتھروں کی پرستش میں لگ گئے تھے‘ باپ کی منکوحہ وراثت میں بیٹے کو ملتی‘ دو حقیقی بہنوں سے ایک ساتھ شادی رچالی جاتی‘ تعداد کے لحاظ سے بیویوں کی کوئی حد نہ تھی‘ بے حیائی‘ شراب نوشی‘ جوا اور زنا کا عام رواج تھا‘ لڑائیوں میں لوگوں کو زندہ جلادینا اور بیٹیوں کو زندہ درگور کردینا معمول بن چکا تھا۔

آخر کار حضرت ابراہیمؑ کی دعا قبول ہوئی‘ اصحاب فیل کے واقعہ کے چند ماہ بعد اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر زندہ تشریف لے جانے کے تقریباً پونے چھ سو سال بعد اس تاریک دور میں آفتاب ہدایت طلوع ہوا اور آپؐ کی ولادت باسعادت بروز دوشنبہ ۹ یا ۱۲/ ربیع الاول مطابق ۲۰/اپریل ۵۷۱ء بمطابق یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی شمسی‘ قبل طلوع آفتاب مکہ مکرمہ میں حضرت عبداللہ کے گھر ہوئی‘ آپؐ کی والدہ کا نام آمنہ اور دادا کا نام عبدالمطلب تھا‘ آپؐ کے دادا عبدالمطلب کو جب آپ کی پیدائش کی خبر ملی تو انہوں نے گود میں اٹھا کر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور محمد نام رکھا۔

اسمائے مبارک میں احمد‘ حامد‘ محمود اور خطابات میں رحمۃ للعالمین‘ خاتم النبیین‘ امام الانبیاء‘ شفیع المذنبین‘ طٰہٰ‘ یٰسین‘ مزمل اور مدثر شامل ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

”بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان پر احسان فرمایا کہ انہی میں سے ایک رسول مبعوث فرمایا۔“

ظہور قدسی کا دن تاریخ انسانی کا سب سے عظیم دن ہے‘ اس روز وہ آفتاب ہدایت طلوع ہوا جس کی تجلیات سے دنیا کی تمام تاریکیاں سیماب پا ہوگئیں‘ اور ظلمات کے بادل چھٹ گئے‘ دنیائے انسانیت پر چھائی ہوئی اس تاریک شب کو ہادی برحق‘ رحمت مجسم کی بعثت سے ایک صبح جاں فزا نمودار ہوئی۔

ظہور قدسی سے قبل لوگ قحط‘ بھوک‘ افلاس اور تنگ دستی کا شکار تھے‘ خشک سالی تھی‘ جانور بھوک سے مر رہے تھے‘ چنانچہ باران رحمت کا نزول ہوا‘ قحط سالی دور ہوگئی‘ خشک سالی کا خاتمہ ہوا‘ درخت سرسبز و شاداب ہوگئے اور ہر طرف خوشحالی کا دور دورہ ہوا۔

حقیقتاً ظہور قدسی کی برکت سے نہ صرف عرب‘ بلکہ روئے زمین پر خوشحالی‘ فارغ البالی‘ امن و رفاہیت‘ حریت و آزادی‘ اخوت و مساوات‘ عدل و انصاف‘ محبت و راحت کا ماہ رحمت طلوع ہوا جس کی مثال نہیں ملتی۔

ولادت مبارک کے تھوڑا عرصہ بعد آپ کی والدہ حضرت آمنہ بھی اللہ کو پیاری ہوگئیں‘ آپ کی پرورش حضرت حلیمہ سعدیہ نے کی‘ آٹھ سال کی عمر میں آپؐ کے دادا جو آپ کی دیکھ بھال کرتے تھے‘ دنیا سے رخصت ہوگئے‘ انہوں نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی دیکھ بھال اپنے بیٹے ابوطالب کے سپرد کی‘ چچا نے بھتیجے کی دیکھ بھال کا حق احسن طریقہ سے ادا کیا۔

آپ کو بچپن سے ہی بت پرستی اور جاہلانہ رسوم سے نفرت تھی اور آپؐ عام بچوں سے مختلف عادات رکھتے تھے۔ دس‘ بارہ سال کی عمر میں آپؐ نے بکریاں چرائیں اور بیس سال کی عمر میں تجارت میں بہت تجربہ حاصل کرلیا‘ پچیس برس کی عمر میں مکہ مکرمہ کی ایک مالدار خاتون حضرت خدیجہؓ کے تجارتی قافلہ کی نگرانی پر مامور ہوئے اور اس قدر دیانت داری سے کام کیا کہ حضرت خدیجہؓ بے حد متاثر ہوئیں اور شادی کے لئے درخواست کی‘ جو آپؐ نے منظور کرلی۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ نے ہر آڑے وقت میں آپؐ کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے پورا پورا ساتھ دیا اور خوشگوار ازدواجی زندگی گزاری۔

اس دور میں بیٹیوں کو زندہ دفن کرنا‘ انسانوں کو غلام بنانا‘ کمزوروں پر ظلم ڈھانا‘ قتل و غارت گری اور بری عادات پر فخر‘ یہ سب زندگی کے لوازم تھے۔ اخلاقی‘ مذہبی‘ سیاسی اور سماجی حالت ابتر تھی‘ لوگ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے‘ معمولی بات پر تلواریں نیام سے نکال لیتے تھے‘ بت پرستی کا یہ عالم تھا کہ خانہ کعبہ میں ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے‘ جن کی پرستش کی جاتی تھی‘ قرآن حکیم نے ان کی اس حالت کو ضلال مبین کہا ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت چونکہ اللہ تعالیٰ کا انسانوں پر عظیم احسان ہے‘ اس لئے حضور کی آمد اور تبلیغ سے دنیا کی جاہل ترین قوم بعد میں دنیا کی ہادی اور رہنما بن گئی۔

آپؐ اکثر اوقات دن اور رات کے وقت مکہ کے قریب غار حرا میں اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزارا کرتے تھے‘ ایک دن جب آپؐ عبادت میں مشغول تھے تو حضرت جبریلؑ انسانی شکل میں نمودار ہوئے اور آپ کو خوشخبری دی کہ آپؐ اللہ کے رسول ہیں‘ اور بتایا کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے فرشتہ جبریل ہیں۔

پہلی وحی میں ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

”پڑھئے! (اے نبیؐ) اپنے پروردگار کا نام لے کر! جس نے مخلوق کو پیدا کیا‘ جس نے آدمی کو گوشت کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ (اے نبیؐ!) پڑھئے! اور آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے‘ جس نے قلم کے ذریعہ سے تعلیم دی‘ انسان کو ان چیزوں کی تعلیم دیدی جنہیں وہ نہیں جانتا تھا۔“

حضورؐ سرور کائنات نے تفصیل سے سارا ماجرا اپنی زوجہ حضرت خدیجۃ الکبریٰ سے بیان فرمایا‘ آپ کپکپی محسوس کرنے لگے تو آپؐ پر کمبل اوڑھا دیا گیا اور حضرت خدیجۃ الکبریٰ خود اپنے ایک رشتہ دار ورقہ بن نوفل کے پاس گئیں‘ جو آسمانی کتابوں کے بارے میں اور ان میں درج شدہ پیشینگوئیوں کے بارے میں بہت معلومات رکھتے تھے‘ چنانچہ ورقہ بن نوفل نے الہامی کتابوں کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے آخری نبی ہونے کی تصدیق کردی۔

اکتالیسویں سال کے پہلے دن' آپ ؐ نے اعلان نبوت فرمایا' سن کیم نبوت میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والوں میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ' سیدنا علیؓ، ام المومنین حضرت خدیجہ اور حضرت زیدؓ نے ایمان اور اسلام کی سعادت قبول کی۔ حضرت ابوبکر صدیق کے حلقہ اثر میں حضرت عثمان غنی، حضرت زبیر، حضرت عبدالرحمن بن عوف، حضرت سعد بن ابی وقاصؓ اور حضرت طلحہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ایمان لائے' ان کے علاوہ: حضرت عمار، خباب' ارقم' سعید بن زید' عبداللہ بن مسعود' عثمان بن مظعون' عبیدہ صہیب رومی' حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہم اجمعین ایمان لانے والوں میں چھٹے یا ساتویں نمبر پر تھے۔

آپ ؐ مصدِق الرسل بھی ہیں اور مصدَّق الرسل بھی یعنی تمام نبیوں نے آپ ؐ کی نبوت کی تصدیق کی اور آپ ؐ نے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی تصدیق فرمائی' تورات' انجیل' زبور اور دوسری آسمانی کتب میں تغیر' تبدل و تحریف کے باوجود اب تک حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت' رسالت اور ختم نبوت کے متعلق بے شمار حوالہ جات موجود ہیں۔ خداوند قدوس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اعلان نبوت محمدی یوں فرمایا:

''میں ان کے لئے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں حکم دوں گا' وہی وہ ان سے کہے گا اور جو کوئی میری ان باتوں کو جن کو وہ لے کر کہے گا' نہ سنے تو میں ان کا حساب اس سے لوں گا۔''

(تورات: استثنا باب:۱۸' آیت:۱۸ تا ۲۰)

یعنی آنے والا نبی خود کچھ نہیں کہے گا' جو اللہ تعالیٰ فرمائے گا' وہی کہے گا۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالیٰ نے حضور اقدس کے متعلق فرمایا:

''محمد رسول اللہ اپنی خواہش سے نہیں بولتے' بلکہ وہی کچھ کہتے ہیں' جو ان کی طرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی ہے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زمین سے آسمان کی طرف جاتے ہوئے زمین پر آخری وعظ فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

''مجھے تم سے اور بھی بہت سی باتیں کہنا ہیں' مگر اب تم ان کو برداشت نہیں کرسکتے' لیکن جب وہ یعنی روح حق آئے گا' تو تم کو تمام سچائی کی راہ دکھائے گا' اس لئے کہ وہ اپنی طرف سے نہ کہے گا' بلکہ جو کچھ سنے گا وہی کہے گا اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گا۔''

(یوحنا باب:۱۶' آیت:۱۳'۱۴)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے مکمل شریعت لانے والے کا اعلان بھی فرمایا اور یہ کہ اُن کا شرعی امور میں بولنا وحی الٰہی کے سوا کچھ نہ ہوگا' آئندہ کی خبر سے مراد جنت و دوزخ' نیز یہ کہ زندگی کے دوسرے مسائل کا حل اور آخرت کے مسائل بتائے گا اور میری نبوت کی اصل حقیقت بتائے گا' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی افضلیت کا اعلان بھی کیا اور ان کو دنیا کا سردار کہا' انہوں نے حضورؐ کی ختم نبوت کا بھی اعلان کیا' یعنی دوسرا مددگار ابد تک تمہارے ساتھ رہے گا' پھر فرمایا کہ اس کی تصدیق کرنے پھر آؤں گا' ان تمام حوالہ جات سے ایک کامل دین' ایک سچے اور آخری نبی اور رسول کی آمد کی پیشگوئی عیاں ہوتی ہے۔

نزول وحی کے بعد حضورؐ نے اپنے پہلے خطبہ میں لوگوں سے اپنے کردار کے متعلق ان الفاظ میں گواہی طلب کی:

''تم نے میرا بچپن دیکھا' تم نے میری جوانی دیکھی' تم نے میرے معاملات دیکھے' تم نے مجھے کیسا پایا؟

حاضرین نے بیک زبان کہا: ہم نے آپ کو ہمیشہ صادق اور امین پایا۔''

حضورؐ نے فرمایا: اگر میں کہوں کہ اس پہاڑی کے پیچھے دشمن تم پر حملہ کی تیاری کررہا ہے تو تم یقین کروگے؟ لوگوں نے کہا: آپ ؐ سچے ہیں' اس لئے ہم یقین کریں گے۔ آپ ؐ نے فرمایا: اگر میں تمہیں بتاؤں کہ حضرت جبرئیل میرے پاس اللہ کی طرف سے وحی لائے تھے' تو تم یقین کرلوگے؟ لوگوں نے جواب دیا: کیونکہ آپ ؐ فرماتے ہیں' اس لئے ہم اس پر بھی یقین کریں گے۔ آپ ؐ نے رسول کی حیثیت سے کلمہ حق کی آواز بلند کی تو ان لوگوں کی آنکھوں کا رنگ اچانک بدل گیا' توحید' نیکی اور سچائی کا پیغام سنتے ہی چالیس برس تک سچائی' امانت و دیانت کی ہر آزمائش میں ہر معیار پر پورا اترنے والے' سرداران قریش کی آنکھوں میں کھٹکنے لگ گئے' سچائی آہستہ آہستہ پروان چڑھتی رہی اور وہ وقت آگیا' جب لوگوں کو کھلم کھلا اسلام کی طرف بلایا جائے' چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہوا:

''جو کچھ دیا جارہا ہے اسے واشگاف الفاظ میں کہہ دیجئے۔''

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پوری ہمت و عزیمت کے ساتھ کوہ صفا پر آکھڑے ہوئے اور قوم کو مخاطب کرکے فرمایا: خدا پر ایمان لاؤ! ورنہ تم پر سخت عذاب نازل ہوگا۔

لیکن وہ غصہ کی حالت میں چلے گئے اور تعمیل نہ کی' آپ ؐ نے دعوت عام کے دوسرے مرحلے پر تمام خاندانِ عبدالمطلب کو دعوت طعام دے کر پیغام حق سنایا اور فرمایا:

"جس پیغام کو لے کر میں آیا ہوں
یہ دین اور دنیا کی بھلائی کا ضامن ہے' کون
اس مہم میں میرا ساتھ دیتا ہے۔"

حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے سوا کسی نے ساتھ نہ دیا' بلکہ اُلٹا مذاق اڑایا' مخالفت کی وجہ سے آپؐ کے ساتھی چھپ کر نمازیں پڑھتے' ایک مشرک نے حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو نماز پڑھتے ہوئے تلوار سے زخمی کر دیا۔

آپؐ نے جب حرم کعبہ میں توحید کا کھل کر اعلان کیا تو قریش مکہ نے آپؐ پر تلواروں سے حملہ کر دیا' حارث بن ابی ہالہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بچاتے ہوئے اللہ کی راہ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا۔

قریش مکہ نے آپؐ کے خلاف پروپیگنڈا میں نازیبا الفاظ استعمال کئے اور لوگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سننے سے منع کرتے رہے۔ قریش کی اشتعال و مخالفت روز بروز بڑھتی گئی' ابولہب اور اس کی بیوی ام جمیل نے آپؐ کے راستے میں کانٹے بچھائے' گندگی پھینکی' مگر آپؐ نے تمام رکاوٹوں اور تکالیف کے باوجود دعوت حق کو جاری رکھا اور ان کی ہدایت کے لئے دعا مانگی' آپؐ کو حامیوں سے محروم کرنے کی سازش کی گئی' ابوطالب کے پاس ایک وفد بھیجا اور سخت شکایت کی اور حمایت سے دستبرداری کا مطالبہ کیا' چچا نے سمجھانے کی کوشش کی تو آپؐ نے فرمایا:

"خدا کی قسم! یہ لوگ میرے دائیں
ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند رکھ کر
چاہیں کہ میں اس کام کو چھوڑ دوں تو جب
بھی اس سے باز نہ آؤں گا یہاں تک کہ اللہ
تعالیٰ اپنے دین کو غالب کر دے یا میں اسی
جدوجہد میں ختم ہو جاؤں۔"

جب یہ کوشش بھی کامیاب نہ ہو سکی تو دوسری چال چلی' حضورؐ کے ساتھیوں پر ظلم و ستم کر کے ان کو باز رکھنے کی کوشش کی' مگر ایک مسلمان کو بھی علیحدہ نہ کر سکے' حج کے ایام میں تبلیغ کا کام جاری رکھا گیا' ابو جہل مٹی اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر پھینکتا اور کہتا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بات نہ سنو' یہ تمہیں لات اور عزیٰ کی پرستش سے روک دیں گے۔

جب ان کی کوئی تدبیر کارگر نہ ہوئی تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو لالچ دے کر دین حق سے ہٹانے کی کوشش کی۔ عتبہ بن ربیعہ کے ذریعہ دولت اور سرداری کی پیشکش کی گئی اور حسین ترین عورت سے شادی کی پیشکش بھی کی گئی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے عتبہ کو سورہ حم کی آیات تلاوت کر کے سنائیں تو وہ گھبرا کر بھاگ گیا۔

قریش کے ظلم و ستم سے تنگ آئے ہوئے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دے دی گئی' ابتدا میں پندرہ اشخاص نے ہجرت کی' بعد میں ۸۵ مرد اور ۱۷ عورتیں ہجرت کر کے حبشہ گئیں' جن کا پیچھا کیا گیا' مگر حبشہ کے بادشاہ نے پیچھا کرنے والے قریش کو مار بھگایا۔

آپؐ کے چچا حضرت حمزہؓ اور حضرت عمر فاروقؓ نے جب اسلام قبول کیا تو اس کے بعد اسلام کی قوت میں بے پناہ اضافہ ہو گیا' خصوصاً حضرت عمر فاروقؓ نے جب اسلام قبول کیا تو اس کے بعد اسلام کی قوت میں بے پناہ اضافہ ہوا۔ حضرت عمر فاروقؓ نے حرم کعبہ میں کھل کر اسلام لانے کا اعلان کیا جو اسلام کے ایک قوت بن کر ابھرنے کا پیش خیمہ تھا۔

تنگ آ کر مکہ کے تمام قبائل نے ۷/نبوی میں ایک معاہدہ کیا اور بنو ہاشم کا بائیکاٹ کر دیا اور ان کو شعب ابی طالب میں محصور کر دیا' تین سال کا یہ عرصہ تکلیف میں گزرا' بالآخر ہشام بن عمرو نے یہ ظالمانہ فیصلہ ختم کرا دیا۔

نبوت کے دسویں سال ابو طالب وفات پا گئے اور اسی سال آپؐ کی مونس و غمگسار شریک حیات حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا بھی انتقال ہو گیا' جنہوں نے اسلام کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیا تھا' ان دو سہاروں کے چھن جانے سے قریش مکہ کے حوصلے بڑھ گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جان کے درپے ہو گئے۔

دین کی مخالفت دیکھتے ہوئے آپؐ نے طائف میں تبلیغ دین کا ارادہ فرمایا' وہاں کے سرداروں نے آپؐ کی بات سننے کی بجائے بچوں سے پتھر مروائے' آپؐ لہولہان ہو گئے اور نعلین مبارک خون سے بھر گئے' شہر سے باہر ایک انگور کے باغ میں پناہ لی' فرشتہ نے حاضر ہو کر پوری بستی کو ملیا میٹ کرنے کی اجازت چاہی' مگر آپؐ نے ان کی ہدایت کے لئے دعا فرمائی۔

اس کے بعد آپؐ کو معراج سے سرفراز کیا گیا اور قرب الٰہی کا انتہائی بلند مقام آپؐ کو حاصل ہوا۔

قریش مکہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کیا' آپؐ نے پہلے اپنے جاں نثار ساتھیوں کو یثرب جانے کی اجازت دے دی اور پھر اللہ تعالیٰ کے حکم اور مدینہ کے قبیلہ اوس و خزرج کے متعدد افراد کی دعوت پر ہجرت کا ارادہ فرمایا۔ حضرت علیؓ کو امانتیں لوٹانے کے لئے چھوڑ گئے' مشرکین نے رات بھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر کا محاصرہ کئے رکھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم تین روز حضرت ابوبکر صدیقؓ کی معیت میں غار ثور میں رہے۔ سراقہ بن جعشم نے آپؐ کا پیچھا کیا' مگر کامیاب نہ ہو سکا' انعام کے لالچ میں بریدہ اسلمی ستر ہمراہیوں کے ساتھ پیچھا کرنے نکلا' مگر سامنے آیا تو سب کے ساتھ مسلمان ہو گیا۔

جاری ہے

ترجمہ: مفتی مزمل حسین کاپڑیا

مسلم ممالک کے خلاف سازشیں

امام الحرم صالح بن عبداللہ بن حمید

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے تمام مخلوقات کو پیدا کیا' ان کی خوراک متعین فرمائی' ان کے رزق کو تقسیم کیا اور ان کی موت کا وقت مقرر کیا' لہٰذا اب کوئی ذی روح اور ذی نفس اس وقت تک نہیں مرسکتا جب تک کہ وہ اپنے حصے کا رزق حاصل نہ کرلے اور اپنی زندگی کے مقرر لمحات پورے نہ کرلے۔

میں اس پاکیزہ ذات کی تعریف بیان کرتا ہوں' اس کا شکر بجالاتا ہوں' اس کی طرف رجوع کرتا ہوں اور اس سے مغفرت کا طلب گار ہوں' جس نے راہ حق کو مکمل واضح کردیا' چنانچہ حق کے متلاشیوں نے اپنے رب کی دعوت اور پکار پر لبیک کہتے ہوئے اس کو قبول کرلیا' جبکہ دوسرے لوگ اس سے انکار کے نتیجے میں گمراہ ہوگئے' انہوں نے اپنی خواہش کو ہدایت الٰہی پر ترجیح دی اور میں اللہ تعالیٰ کے لئے بلاشرکت غیرے معبود برحق ہونے کی گواہی دیتا ہوں' ایسی گواہی جو ایمان کی حقیقت اور اس کے تقاضوں پر عمل کا مطالبہ کرتی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ ہمارے سردار اور ہمارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں' جن کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت اور اس دین برحق کے ساتھ بھیجا۔

اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کی آل اور اصحاب پر! جو اس امت کے سب سے بہتر' پاکیزہ اور نیک لوگ ہیں اور تابعین و تبع تابعین پر اور جو کوئی بھی روز قیامت تک ان کی اتباع کرے۔

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ نے انسانوں کو اس اعتبار سے اعزاز و اکرام بخشا ہے کہ ان کو خشکی' سمندر اور ہوا میں سفر کرائے' ان کو پاکیزہ اور صاف ستھری خوراک عطا کی اور ان کو اپنی بہت سی دیگر مخلوقات پر فضیلت دی' اس قابل اکرام و اعزاز بشر کو مزید یہ اعزاز بھی بخشا کہ اس کو اپنی ہدایت اور ذمہ داریوں کا اہل بنایا' بنی نوع انسان کو تمام مخلوقات کے مقابلے میں یہ انفرادیت بھی حاصل ہے کہ وہ عقلمند ہے' صاحب ارادہ ہے' اپنی خواہشات پر اپنے تصرف سے عمل کرنے پر قدرت رکھتا ہے' اپنی سرکش ناجائز خواہشات کو قابو کرنے پر قادر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ انسان کو ملنے والے اعزاز و اکرام کی اصل بنیاد اور جوہر انسانیت تین چیزیں ہیں:

۱:......عقل۔

۲:......ارادہ۔

۳:......شریعت کو قبول کرنے کی صلاحیت۔

اگر کوئی انسان اللہ تعالیٰ کی ہدایت پر نہ چلے' اپنے نفس کی ناجائز خواہشات کو قابو میں نہ رکھے اور اپنے لئے فائدہ مند اور نقصان دہ امور میں تمیز کرنے کی صلاحیت سے عاری ہو تو ایسا انسان ایک ہیبت ناک جنگل کا وحشی تو ہوسکتا ہے' لیکن انسان نہیں۔

کتنی ہی قومیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نور ہدایت سے دور ہوگئیں' انہوں نے برائیوں اور خواہشات نفسانی کے آگے ہتھیار ڈالتے ہوئے انہیں قبول کرلیا' چنانچہ وہ گم کردہ راہ ہوگئیں اور پھر بالآخر ان کا نام و نشان مٹ گیا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے' جس کا مفہوم ہے:

''جو شخص میری ہدایت کی پیروی کرے گا' وہ نہ گمراہ ہوگا اور نہ تکلیف میں پڑے گا' اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا' اس کی زندگی تنگ ہوجائے گی۔'' (سورہ طٰہٰ:۱۲۳'۱۲۴)

موجودہ دور کی تہذیب و ثقافت اپنی تمام سرکشیوں اور مادیت کے ساتھ اسی غلط نہج' یعنی ہدایت الٰہی سے دور اور خواہشات نفسانی کو قبول کئے ہوئے ہے' اس تہذیب و ثقافت کے علمبردار اللہ تعالیٰ کے منکر' ایمان بالغیب کے منکر ہیں اور خدا کی عظمت کا اعتقاد نہیں رکھتے' یہ صرف اپنی ناقص عقل کی پیروی کرتے ہیں' ان کے آلات اور تخمینوں پر قائم ان کے حسابات نے ان کو غلام بنالیا ہے' اللہ تعالیٰ نے اس دنیا اور اس کائنات کی تدبیر کے لئے جو ہدایات دی ہیں' یہ اس سے دور ہیں' اللہ تعالیٰ کا تذکرہ اور اس کا شکر ادا کئے بغیر اس دنیا کے لئے منصوبہ بندی کرتے ہیں' گویا یہ اپنی زبان حال اور زبان قال سے یہ کہتے ہیں کہ:

''اے ہمارے رب! آپ نے اس انسان کی تقدیر بنانے میں اور اس کائنات کی تدبیر اور منصوبہ بندی میں سنگین غلطی کی ہے (معاذ اللہ) خوراک کے

ذخائر ناکافی ہیں' وسائل و پیداوار کم ہیں' زمین ہمارے لئے تنگ ہے۔"

یہ ظالم' کافر اور حق کے منکر جو کچھ اللہ تعالیٰ کے متعلق گمان رکھتے یا کہتے ہیں' اللہ تعالیٰ اس سے بری ہے اور اس سے بہت بلند و بالا ہے' ارشاد باری تعالیٰ ہے' جس کا مفہوم ہے:

"آسمان اور زمین کا پیدا کرنا لوگوں کے پیدا کرنے سے بڑا کام ہے' لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔" (المومن:۵۷)

اسی طرح ارشاد باری تعالیٰ ہے' جس کا مفہوم ہے:

"اور ہمارے پاس ہر چیز کے خزانے ہیں اور ہم ان کو بمقدار مناسب اتارتے رہتے ہیں۔" (الحجرات:۲۱)

اللہ تعالیٰ کے ہاتھ بھرے ہوئے ہیں' کسی نوعیت کا خرچ اس کو کبیدہ خاطر نہیں کرتا' دن رات اس کی سخاوت کے چشمے جاری ہیں' تمام مخلوقات کا رزق اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہے' اس رزق کی تقسیم اور توضیع حکمتِ الٰہی کے عین مطابق ہے' اللہ تعالیٰ نے جہاں اس زمین کو پیدا کیا' وہیں اس میں برکت بھی دی اور اس زمین میں خوراک کے بے شمار ذخائر بھی رکھے' ارشاد باری تعالیٰ ہے' جس کا مفہوم ہے:

"خدا ہی کے ہاں سے رزق طلب کرو' اور اسی کی عبادت کرو اور اسی کا شکر کرو' اسی کی طرف تم لوٹ کر جاؤ گے۔" (العنکبوت:۱۷)

یہ کفار اور ملحدین اپنے مذکورہ بالا عقائد باطلہ کی ترویج و اشاعت کے لئے مختلف قسم کی کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں' ان کانفرنسوں میں بنی نوع انسان کے ساتھ ہونے والے ظلم و زیادتی پر اپنی تشویش اور اس کے ساتھ اپنی ہمدردی کا نام نہاد مظاہرہ کرتے ہیں' جبکہ باطن میں کفر اور الحاد چھپا ہوا ہوتا ہے' اور حقیقت میں یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور اس کی حکمتوں میں اس سے مقابلہ کرتے ہیں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے' جس کا مفہوم ہے:

"اور وہ دین حق سے جو تمہارے پاس آیا ہے' منکر ہیں۔" (سورۃ ممتحنہ:۱)

"وہ تو یہی چاہتے ہیں کہ جس طرح وہ خود کافر ہیں' اسی طرح تم بھی کافر ہو کر سب برابر ہو جاؤ' تم ان میں سے کسی کو دوست نہ بنانا۔" (النساء:۸۹)

ان کانفرنسوں کے محرکین اور منتظمین دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی پر واویلا مچاتے اور اللہ تعالیٰ کے خزانوں میں کمی کا خوف دلاتے پھرتے ہیں اور بزعم خود یہ سمجھتے ہیں کہ انسانیت کے تمام مسائل کا حل نوجوانوں میں مکمل جنسی آزادی' ہم جنس پرستی' بغیر شرعی نکاح کے اولاد پیدا کرنے کا اختیار دینے اور اولاد کو والدین کے تسلط سے آزاد کر کے ان کے خلاف سرکشی اختیار کرنے اور نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں شادی سے تنفر پیدا کر کے آزادی کی زندگی گزارنے میں ہے' حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے جو حل تجویز کیا ہے' وہ تمام ادیان سماویہ' اخلاق عالیہ' فطرت سلیمہ اور قوانین شریعہ کے خلاف ہے اور مکمل سرکشی اور کھلا ہوا کفر ہے' یہ لوگ ان کانفرنسوں میں اپنے موقف کی تائید کے لئے مختلف مضامین لکھتے اور لکھواتے ہیں اور تشہیری مہم کے ذریعہ ہنگامہ برپا کرتے ہیں اور یہ کہتے پھرتے ہیں کہ آبادی میں کمی پیداوار میں اضافہ کا ذریعہ بنے گی' ان کا یہ فلسفہ اور مسئلہ کا یہ حل منفی سوچ کا مظہر ہے اور معاملہ کا تجزیہ غلط انداز پر ہے' اس لئے کہ عالم انسانیت کا برسہابرس سے یہ مشاہدہ ہے کہ پیداوار میں اللہ کے حکم سے اسی وقت اضافہ ہوتا ہے جب آبادی کے بڑھنے کے نتیجہ میں اس کی طلب میں اور استعمال میں اضافہ ہو جائے' اس لئے کہ تمام مخلوقات میں انسان ہی ہے جو ان وسائل پیداوار کو اللہ کی ہدایت کے مطابق اپنے استعمال میں لاتا اور ان وسائل میں اضافہ کے لئے اپنی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتا ہے۔ چین کو ہی لے لیجئے' یہ اس وقت دنیا میں آبادی کے تناسب سے سب سے بڑا ملک ہے اور اسی طرح پیداواری تناسب کے اعتبار سے بھی' یہ تو ایک ایسے ملک کی مثال ہے جو ان کفار کے معیار پر بھی پورا اترتا ہے' جبکہ اہل اسلام اور اہل ایمان اس معاملہ کو انتہائی باریک بینی اور بہت اونچے معیار سے دیکھتے ہیں۔

اہل ایمان کا معیار یہ ہے کہ رزق کی فراوانی اور پیداواری تناسب میں ترقی اللہ پر ایمان کے بغیر کبھی حاصل ہوئی ہے اور نہ کبھی ہوگی۔ اہل ایمان اللہ تعالیٰ کو نہ صرف یہ کہ عبادت کے لائق سمجھتے ہیں بلکہ اس کو اس کائنات کا کارفرما' پیدا کرنے والا' حکمت والا اور پالنے والا سمجھتے ہیں' اسی پر بھروسا کرتے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے کا عقیدہ رکھتے ہیں' یہ ایمان ہم سے ان درج ذیل بنیادی چیزوں کا تقاضا کرتا ہے' جن کے ذریعہ سے ہم اپنے دنیوی اور مالیاتی امور درست کر سکتے ہیں:

اللہ تعالیٰ کے احکام کی اتباع' ممنوعات سے اجتناب' اللہ کے حکم کے آگے سر تسلیم خم کرنا' اللہ کی شریعت کو نافذ کرنا' ظلم و زیادتی سے دور رہنا' سود اور دیگر ناحق ذرائع اور طریقوں سے لوگوں کا مال ہضم نہ کرنا' زکوٰۃ اور دیگر مالی حقوق کی ادائیگی کرنا' قطع رحمی نہ کرنا' وسائل و پیداوار' رزق و خوراک کے ذخائر کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف استعمال نہ کرنا' ظاہری اور باطنی ہر قسم کی برائیوں سے بچنا' اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا اور اللہ تعالیٰ پر بغیر علم کے گمان قائم نہ کرنا۔

ان تقاضوں کے ساتھ ساتھ اگر ہم علم وعمل کی بہترین صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے منصفانہ طریقہ سے سرمایہ کاری کریں' اپنی اقتصادی پالیسیوں پر نظر ثانی کریں' پیداواری منصوبہ بندی اور تعلیم ومیڈیا کو بہترین خطوط پر استوار کریں اور اسلام کی ہدایات کی روشنی میں فرد اور جماعت کی صلاحیتوں سے بھرپور فائدہ اٹھائیں تو انشاء اللہ کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

یہ کفار جو ہمیں غلط رخ پر ڈالنا چاہتے ہیں حقیقت میں ان کا طرز سیاست' ان کی سوچ وفکر کا زاویہ اور ہمارے ساتھ ان کا طرز عمل غلط ہے' یہ لوگ اللہ تعالیٰ کے بے شمار اوران گنت خزانوں کی کمی کا رونا روتے ہیں' جبکہ وہ خزانے کبھی ختم ہونے والے نہیں' ان لوگوں کی ناکامی کی وجہ اور اس مرض کا اصل سبب ان کا ظالمانہ نظام اور ان کی سازشی نوعیت کی منصوبہ بندی ہے' جو ناکام ہو چکی ہے' یہ لوگ آبادی میں کمی کا مطالبہ کرتے ہیں' تو کیا اس کا طریقہ یہ ہے کہ انسانوں کے ساتھ اشیائے خوردونوش والا معاملہ کیا جائے؟ یعنی جو انسان موجود ہیں' ان کو اس طرح ہلاک کر دیا جائے' جس طرح کھانے پینے اور استعمال کی زائد بچ جانے والی اشیاء کو کچرے میں پھینک دیا جاتا ہے' یہ تو بہت ہی غلط طریقہ ہوگا۔

اے مسلمانو! اے عقلمندو! آبادی کا بڑھنا یا کم ہونا یا اس کا ایک توازن میں رہنا' یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی حکمت' اس کے علم اور اس کی قدرت کے تابع ہے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے' جس کا مفہوم ہے:

"اللہ تعالیٰ ہی اس بچے سے واقف ہے جو عورت کے پیٹ میں ہوتا ہے اور پیٹ کے سکڑنے اور بڑھنے سے بھی واقف ہے' اور ہر چیز کا اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک اندازہ مقرر ہے۔" (الرعد:۸)

"کوئی عورت نہ حاملہ ہوتی ہے اور نہ جنتی ہے مگر اس کے علم سے' اور نہ کسی بڑے عمر والے کو عمر زیادہ دی جاتی ہے اور نہ اس کی عمر کم کی جاتی ہے' مگر سب کچھ کتاب میں لکھا ہوا ہے' بے شک یہ اللہ تعالیٰ کے لئے آسان ہے۔" (سورۂ فاطر:۱۱)

ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو گناہ کبیرہ شمار کیا ہے کہ کوئی شخص محض اس وجہ سے اپنے بچے کو مار ڈالے کہ وہ اس کے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوگا' ہر جاندار کے لئے زندگی کا حق محفوظ ہے۔

اے میرے بھائیو! یہ تو اس معاملہ کا ایک رخ تھا' جبکہ اس کا دوسرا رخ یہ ہے کہ درحقیقت آبادی کے اضافہ پر واویلا مچانے اور اس کے متعلق کانفرنسیں منعقد کرنے اور غریب ملکوں کو آبادی میں اضافہ کی وجہ سے پیداوار کی کمی سے ڈرانے کے پس پردہ کچھ اور مقاصد ہیں' یہ طاقتور ملکوں پر اپنے فیصلے' اپنی سیاست اور اپنی اقتصادی برتری مسلط کرنے کا ایک ذریعہ ہے' یہ بڑے ممالک مختلف وسائل پیداوار پر اجارہ داری قائم کر کے اشیاء کی مصنوعی قلت پیدا کرتے ہیں اور غریب ملکوں کو ان وسائل پیداوار سے استفادہ نہیں کرنے دیتے اور پھر الزام عائد کرتے ہیں کہ ان غریب ملکوں کی غربت اور زبوں حالی کثرت آبادی کی وجہ سے ہے' کیا یہ بات ریکارڈ پر نہیں کہ یہ بڑے ممالک محض اس وجہ سے زائد پیداوار کو ضائع کر دیتے ہیں کہ کہیں قیمتیں کم نہ ہو جائیں؟ کیا جو چیزیں یہ امیر ممالک دوسرے ملکوں کو برآمد کرتے ہیں' اس کی قیمت بہت زیادہ اور جو چیزیں غریب ملکوں سے اپنے ملکوں میں درآمد کرتے ہیں' اس کی قیمتیں کم رکھنے پر مجبور نہیں کرتے؟ یہ لوگ غریب ملکوں کو انتہائی ظالمانہ جانبدارانہ اور محض اپنے مفادات پر مبنی معاہدے کرنے پر مجبور کرتے ہیں' یہ تمام معاشی ناہمواریاں اور تجارتی معاہدوں میں اپنے ناجائز مفادات کا تحفظ اسی وقت ہوتا ہے جب یہ معاہدے غیر یورپی اور ایشیائی ملکوں کے ساتھ ہوں۔

ان امیر ملکوں کی تمام امدادیں اور ان کا مالی تعاون' جس کا یہ احسان جتلاتے پھرتے ہیں' کیا یہ امداد بلامعاوضہ ہوتی ہے؟ ہرگز نہیں! بلکہ یہ تمام امدادیں قرض کی شکل میں سودی منافع کے بوجھ تلے اور نہایت مشکل شرائط اور ان غریب ملکوں کی کرنسی کی قدر میں کمی کے ساتھ مشروط ہوتی ہیں' اس قسم کی شرائط کے ساتھ امداد کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ کوئی غریب ملک اپنے پیر پر کھڑا ہو پاتا ہے اور نہ ہی اس ملک کے لئے ترقی کے اعتبار سے کوئی مفید نتیجہ برآمد ہوتا ہے' یہ غریب ممالک ان قرضوں سے متعلق شرائط پوری کرنے اور قرضوں کی قسطیں ادا کرنے میں ہی پھنسے رہتے ہیں' یہ بے چارے اپنی مصنوعات کو بہتر کرنے کے وسائل کہاں سے لائیں' اپنی سرمایہ کاری کو کس طرح ترقی دیں؟

عالمی اقتصادیات سے متعلق ان کا یہ رویہ تو چھوڑیئے' ملکی دفاع اور عالمی امن وسلامتی اور دفاع سے متعلق ان کا منافقانہ طرز عمل یہ ہے کہ اپنے ملک کو ہر اعتبار سے محفوظ اور مسلح کرنے کے لئے اسلحہ بنانے' اس کو دنیا کے تمام ملکوں میں فروخت کرنے اور اس فروخت کا جواز پیدا کرنے کے لئے پسماندہ ملکوں میں گروہی سیاست' جنگ کے شعلوں کو ہوا دینے' سیاسی عدم استحکام اور اجتماعی عقوبت خانے اور قتل گاہیں قائم کرنے کے لئے اربوں اور کھربوں کی رقم خرچ کرتے ہیں' ہم اپنے بچوں کو نہایت مشکل حالات میں پال پوس کر بڑا کرتے ہیں اور یہ اپنی سازشوں کے ذریعہ ان کو جسمانی اور معنوی طور پر قتل

کر دیتے ہیں۔

ان ملکوں کے پاس اسلحہ کا اتنا ذخیرہ ہے جو اس روئے زمین کو اس پر اگنے والی کھیتی اور اس پر بسنے والے ہر جاندار کو دسیوں مرتبہ تباہ و برباد کر دے یعنی اس کائنات کو ایک مرتبہ تباہ کر دیا جائے اور پھر اس کو آراستہ کیا جائے ان کا اسلحہ دوبارہ اس کو برابر کر دے گا اسی طرح یہ عمل دسیوں مرتبہ دہرایا جائے پھر بھی ان کا اسلحہ ختم نہیں ہوگا اگر یہ ممالک دنیا کو صرف ایک مرتبہ ہلاک کرنے کی حد تک اسلحہ کا ذخیرہ کریں اور اسی کے مطابق خرچ کریں اور باقی ماندہ رقم کو اپنے بجٹ میں مفید کاموں اور ان پسماندہ ملکوں پر خرچ کریں جن کو یہ مختلف مشروط قرضے دیتے ہیں تو یقیناً یہ اقدامات پوری دنیا کے پیداواری اور خدمات کے منصوبوں کی تکمیل کے لئے کافی ہوں گے لیکن یہ ممالک ایسے اقدامات ہرگز نہیں کریں گے دیگر اقوام عالم پر حکمرانی کے زعم میں اور اپنی مجرمانہ سیاست اور غیر منصفانہ تقسیم کے ظلم پر پردہ ڈالنے کے لئے یہ امیر ممالک مختلف کانفرنسیں اور سیمینار منعقد کرتے ہیں جن میں مختلف سفارشات اور قراردادیں پاس کرتے ہیں پسماندہ ملکوں کے لئے مگرمچھ کے آنسو بہاتے ہیں ان سے منافقانہ ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہیں ان کو پیداوار اور آبادی کے مسائل پر لعن طعن کرتے ہیں اور اس کے لئے ایسے حل تجویز کرتے ہیں جو بظاہر پرکشش ہوتے ہیں جبکہ ان کے پس پردہ حقائق اور مقاصد کچھ اور ہوتے ہیں۔

میرے دینی بھائیو! اگر حقیقت جاننا چاہتے ہو تو سنو! درحقیقت پسماندہ اور غریب ملک اور خصوصیت کے ساتھ اسلامی ملکوں کی افرادی قوت اور آبادی کی کثرت سے یہ امیر ممالک خوفزدہ ہیں اس خوف کی تصدیق ان کی آبادی سے متعلق مختلف رپورٹوں سے ہوتی ہے یہ امیر ممالک غریب ملکوں کی کثرت آبادی کو اپنے دنیوی مصالح اور اپنے مفادات اور عالمی امن کے خلاف سمجھتے ہیں ان کے مختلف مبصرین اور تجزیہ نگار اس بات کا اعتراف کر چکے ہیں کہ ایشیائی ممالک اور یورپین ممالک کے درمیان آبادی کے توازن اور تناسب میں ایشیائی اور خصوصاً مسلم ملکوں کا تناسب بہتر ہے اور پھر اسلامی ملکوں کی زرخیزی اور ان کی افرادی قوت کے ساتھ معاشی اور صنعتی ترقی کے لئے صحیح نظام بھی قائم ہو جائے تو ہمیں ''اسلامیت'' کا خطرہ درپیش ہے یعنی اس بات کا قوی اندیشہ ہے کہ پہلے سے بڑی تعداد میں موجود مسلمانوں میں مزید ایک بڑی تعداد کے اسلام میں داخل ہونے سے آئندہ چند دہائیوں میں اسلامی ممالک ہر میدان میں غلبہ اور طاقت حاصل کر لیں گے چنانچہ یہ ممالک اپنے انہی حسابات اور تخمینوں کی بنیاد پر اسلامی ملکوں اور غریب ملکوں کے ساتھ ظاہری ہمدردی کا مظاہرہ کر کے ان کو قرضوں کے نام پر مختلف سازشوں میں پھنسا کر ان کو معاشی ترقی سے روکنا چاہتے ہیں اور اس سازش میں ان کے ساتھ دیگر عالمی مالیاتی ادارے برابر کے شریک ہیں۔

اب تو ان کے یہاں قلت آبادی اس حال پر پہنچ گئی ہے کہ یہ ملک اولاد پیدا کرنے کی ترغیبات کے طور پر انعام کی شکل میں ان خاندانوں کی مالی اعانت بھی کرتے ہیں جو زیادہ اولاد پیدا کریں لیکن ان ترغیبات کے باوجود ان کی تعداد میں اور آبادی میں کوئی قابل ذکر اضافہ نہیں ہو رہا اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انہوں نے اللہ اور اس کے رسولؐ کی ہدایات کو پس پشت ڈالتے ہوئے حرام قرار دیئے ہوئے امور کو حلال کر دیا ان کے مرد اور ان کی عورتیں ہم جنس پرستی میں مبتلا ہیں ان کی حالت اس قدر تشویش ناک ہے کہ خود ان کے سنجیدہ مفکرین پریشان ہیں۔

اے مسلمانو! تم اپنی حالت پر اللہ تعالیٰ کا خوب شکر ادا کرو اور ان مفسدین کے حالات سے سبق حاصل کرو اور دیکھو کہ ان کا انجام کیا ہونے والا ہے؟ ان کفار اور مادہ پرستوں کے ہاتھ حسرت اور ندامت کے سوا کچھ آنے والا نہیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکے ہیں جس کا مفہوم ہے:

''زمین پر جو کوئی بھی چلنے پھرنے والا ہے اس کا رزق اللہ کے ذمہ ہے وہ جہاں رہتا ہے اسے بھی جانتا ہے اور جہاں سونپا جاتا ہے اسے بھی یہ سب کچھ کتاب روشن میں لکھا ہوا ہے۔'' (سورۂ ھود:٦)

اسی طرح ملحدین اور سرکش لوگ اپنے سروں پر مٹی ڈالیں اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرما چکے ہیں جس کا مفہوم ہے:

''کتنے بہت سے جانور ہیں جو اپنی روزی اٹھائے نہیں پھرتے اللہ ہی ان کو رزق دیتا ہے اور تم کو بھی اور وہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔'' (العنکبوت:٦٠)

کفار کو چاہئے کہ وہ غصے کے مارے اپنی انگلیاں آپ کاٹتے پھریں اس لئے کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرنا کیونکہ ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے۔'' (بنی اسرائیل:٣١)

اسی طرح مادر پدر آزادی کے دعویداروں اور علمبرداروں کے لئے ذلت و رسوائی کے سوا کچھ نہیں اس لئے کہ مومن عورتوں اور صحابیاتؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات پر بیعت کی ہے کہ نہ بدکاری کریں گی نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کوئی بہتان اور الزام اپنے ساتھ باندھ لائیں گی۔

لہٰذا اے میرے مسلمان بھائیو اور بہنو! ہمیں اپنے دین پر اور اس کی تعلیمات پر فخر کرتے ہوئے اسے مضبوطی سے تھامے رہنا چاہئے۔ ارشادات باری تعالیٰ ہیں' جن کا مفہوم ہے:

''اور اگر خدائے برحق ان کی خواہشوں پر چلے تو آسمان اور زمین اور جو ان میں ہیں' سب درہم برہم ہو جائیں۔''
(المومنون:۷۱)

''کہہ دو کہ اگر میرے پروردگار کی رحمت کے خزانے تمہارے ہاتھ میں ہوتے تو تم خرچ ہو جانے کے خوف سے ان کو بند رکھتے اور انسان کا دل بہت تنگ ہے۔''
(بنی اسرائیل:۱۰۰)

''کیا ان کے پاس تمہارے پروردگار کے خزانے ہیں یا یہ کہیں کے داروغہ ہیں۔'' (الطور:۳۷)

اس قسم کی کانفرنسیں در حقیقت یہودیت' لادینیت اور بین الاقوامی الحاد اور سرکشی کی نمائندہ ہوتی ہیں۔

یہ کانفرنسیں اعلیٰ اخلاق و تربیت کے خلاف ثقافتی دہشت گردی ہے' یہ اہل اسلام کے باقی ماندہ اخلاقی ورثہ اور انسانیت کی عزت و کرامت پر حملہ ہیں' یہ کانفرنسیں بین الاقوامی شر پسندی کا نمونہ ہیں کہ جب ان کانفرنسوں میں اقوام متحدہ کے اقوام عالم کے ساتھ طے شدہ اصولوں سے انحراف کرتے ہوئے' ان غریب ملکوں میں سیاسی عدم استحکام اور افراتفری پھیلاتے ہوئے' ان کے خلاف اقتصادی پابندیاں عائد کرنے کی سفارشات اور قراردادیں اقوام متحدہ کی تنظیم کے زیر سایہ منظور کی جاتی ہیں اور پھر نام نہاد ہمدردی کا مظاہرہ کرنے کے لئے ان پابندیوں کے ساتھ بین الاقوامی امداد کا ڈھنڈورا پیٹا جاتا ہے اور پھر میڈیا اور وسائل تشہیر کے ذریعہ ان پسماندہ اور غریب ملکوں اور ان بائیکاٹ شدہ ملکوں کو فکری انحطاط' دینی رجعت پسندی اور چند ملکوں کے (ظالمانہ) اتفاقات اور معاہدوں اور مادر پدر آزاد غیر فطری اور غیر انسانی تہذیب و ثقافت کو نہ ماننے کا الزام دیا جاتا ہے۔

یہ کانفرنسیں بین الاقوامی دہشت گردی ہیں اس معنی میں کہ بڑے ممالک اپنے مفکرین اور تجزیہ نگاروں کے ذریعہ جھوٹا پروپیگنڈا کر کے اپنے خاص نظریات اور اپنے خاص نقطہ نظر کو تمام اقوام عالم اور تمام ملکوں پر زبردستی تھوپنا چاہتے ہیں۔

یہ کہاں کا انصاف ہے کہ یہ لوگ اپنے مادی اور فطرت انسانی سے منحرف اور تمام ادیان سماویہ سے متصادم نظریات اور اللہ تعالیٰ' آخرت اور تقدیر پر ایمان جیسے عقائد سے متصادم افکار کو پوری دنیا کی ایک مسلّمہ تہذیب سمجھ کر تمام اقوام عالم کو اس کے ماننے پر مجبور کرتے ہیں؟

میرے مسلمان بھائیو! غم نہ کرو' ادھر یہ لوگ اللہ تعالیٰ' اس کے رسولؐ اور امت مسلمہ کے خلاف چال چل رہے ہیں' لیکن اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے اور اللہ تعالیٰ سب سے بہتر چال چلنے والا ہے۔

رب کائنات کی قسم! یہ سازش کرنے والے ضرور ذلیل و رسوا ہوں گے۔

اے اللہ! اسلام اور مسلمانوں کو عزت عطا فرما' شرک' مشرکین' کفار اور سرکشوں کو اور ہر اس شخص کو ذلیل و رسوا فرما جو تیرے دین اور امت مسلمہ کے خلاف سازش کر رہا ہے۔

اے اللہ! مسلمانوں کے حال پر رحم فرماتے ہوئے ان کے احوال کو درست اور صحیح راہ پر گامزن فرمادے اور ان کے رزق اور اولاد میں برکت عطا فرمادے' ان کو اپنی بے بہا نعمتوں سے نواز دے اور ان نعمتوں کا شکر بجالانے کی توفیق بھی عطا فرمادے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

مسجد کی تعمیر میں تعاون کیجئے

مسجد خاتم النبیّین
و مدرسہ ختم نبوت

زیر اہتمام: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

سنگ بنیاد: امیر مرکزیہ حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ العالی

گمبٹ ضلع خیر پور میرس سندھ' مسجد کی تعمیر کا کام جاری ہے' احباب سے تعاون کی اپیل ہے

برائے رابطہ: شیخ عبدالسمیع ناظم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گمبٹ ضلع خیر پور میرس

فون: 0243-640076 سیل: 0301-6685585

آخری قسط

علامات قیامت

حضرت مولانا حامد میاںؒ

حضرت امام مہدی علیہ رحمۃ اللہ ورضوانہ کے نام کے بارے میں ارشاد ہوا:

''ان کا نام میرے نام پر ہوگا اور ان کے والد کا نام میرے والد کے نام پر ہوگا۔'' (ابوداود، کتاب المہدی)

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے ساتھ ''موعود'' کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے یعنی جن کے ظہور کی اطلاع دی گئی ہے اور ان کا وجود اس وقت سارے مسلمانوں کی فلاح کا سبب ہوگا اور اس کا احادیث میں وعدہ کیا گیا ہے۔ ان کے بارے میں بہت روایات موجود ہیں حتیٰ کہ روایات میں حضرت مہدی کا حلیہ بھی بتلایا گیا ہے: ''اجلی الجبھۃ اقنی الانف'' (کشادہ پیشانی' بلند ناک)۔

ایک اور روایت میں نسب بھی بتلایا گیا ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو دیکھ کر ارشاد فرمایا:

''میرا یہ بیٹا سردار ہے' جیسا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں (سیّد) فرمایا ہے اور ان کی نسل میں ایک شخص پیدا ہوگا' تمہارے نبی کا ہم نام ہوگا' عادات میں نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مشابہ ہوگا' شکل وصورت میں نہیں۔''

(ابوداود، کتاب المہدی)

آپ علیہ الرضوان کے متعلق تحریر کردہ رسائل میں یہ بھی ہے کہ آپ لکھنا پڑھنا نہ جانتے ہوں گے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے از غیب علم عطا ہوگا' جسے ''علم لدنی'' کہا جاتا ہے۔

''لوگوں میں سنت رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کے مطابق عمل کریں گے اور اسلام بڑے سکون کے ساتھ ساری دنیا میں جم جائے گا۔'' (ابوداود، کتاب المہدی)

یہاں تک گزری ہوئی احادیث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس وقت جو دور جا رہا ہے' اس میں انشاء اللہ مسلمانوں کی بہتری ہوگی' اسلام کی طاقت بڑھے گی' مسلمانوں کی خرابیوں کا ازالہ ہوتا جائے گا' مزید کمزوریاں جہاد کی برکت سے دور ہوتی جائیں گی' پورے عالم پر طویل ترین یا سخت ترین جنگ کا دور گزرے گا' مسلمان اور عیسائی قریب ہوں گے اور آپس میں جنگی معاہدہ کریں گے' پھر وہ شدید ترین جنگ کسی تیسرے فریق سے ہوگی' اس میں مسلم' عیسائی متحدہ قوت کامیاب ہوگی' ان اتحادیوں کی کامیابی کے بعد پھر ذرا سی بات پر عیسائی معاہدہ منسوخ کرکے برسرپیکار ہو جائیں گے' مسلمان جو غالباً مادی طاقت میں ناکافی حد تک خودکفیل ہوں گے' شکست کھا جائیں گے اور بہت سے مسلم علاقے عیسائیوں کے قبضہ میں چلے جائیں گے' جن میں ترکی' اردن اور سعودی عرب کا علاقہ صاف سمجھ میں آتا ہے' پھر لڑائی کا زور اس علاقہ میں اور شام وفلسطین میں رہے گا' ان سب لڑائیوں میں جانی نقصان بے حد ہوگا' خدا ہی جان سکتا ہے کہ یہ جنگ کس قسم کی ہوگی؟ کن ہتھیاروں سے لڑی جائے گی؟ ایٹمی ہوگی یا دوسرے ہتھیاروں سے ہوگی؟ اس حصہ تک خوارق عادات کا ظہور نہ ہوگا۔ انسان نے اس وقت تک جو مادی' ریڈیائی ترقی کی ہے یا جو کچھ کرے گا' وہ آخری حد کو پہنچ چکی ہے یا پہنچ جائے گی' یہ ترقی بھی خوارق عادات کے مشابہ ہے' اس کے بعد ظہور مہدی سے روحانی خوارق کا ذکر ملتا ہے۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان کا ظہور خلیفۂ وقت کے انتقال پر ہوگا' وہ خود مہدی ہونے کا دعویٰ نہیں کریں گے' بلکہ لوگ انہیں پہچان کر خلیفہ بننے پر مجبور کریں گے۔ حضرت امام مہدیؒ اسلامی افواج جمع کرکے حملہ آور عیسائیوں پر اپنے علاقے واپس لینے کے لئے جواباً حملہ کریں گے اور فتح کرتے کرتے ترکی تک جا پہنچیں گے' جس وقت استنبول (قسطنطنیہ) فتح کریں گے' اس وقت انہیں ظہور دجال کی اطلاع ملے گی' اس لڑائی میں مسلمان فاتح ہوں گے' لیکن اتنی بڑی تعداد میں شہید بھی ہو جائیں گے کہ فتح کی خاص خوشی نہ ہوگی' سو میں سے ایک آدمی زندہ رہ جائے گا (یعنی کسی کسی خاندان کا یہ حال ہوگا)۔ (مسلم شریف)

احادیث مقدسہ سے یہ سمجھ میں آتا ہے کہ اسی دوران یہودی بھی مسلمانوں سے لڑیں گے اور ہوسکتا ہے کہ یہ لڑائی حضرت مہدی علیہ الرضوان کے اسی سفر جہاد میں شام سے ترکی جاتے ہوئے موجودہ (امریکا کی ذیلی ریاست) اسرائیل میں ہو۔

موجودہ حالت اور انجام سورۂ بنی اسرائیل کے ابتدائی حصہ میں وان عدتم عدنا کے جملہ سے بھی مفہوم ہوتا ہے کہ ان کی بداعمالیاں بڑھیں گی' جب وہ انتہا کو پہنچیں گی تو انتہائی سزا دی جائے گی۔

مسلم شریف میں اسی صفحہ پر جو روایات دی گئی ہیں' ان سے معلوم ہوتا ہے کہ سب یہودی مارے جائیں گے' انہیں پتھر بھی پناہ نہ دیں گے' صرف ایک درخت جسے "غرقد" کہا جاتا ہے' اس کے پیچھے یا اس کی آڑ میں ہوں گے تو وہ انہیں پناہ دے گا' غرقد کو "عوسجہ" بھی کہتے ہیں' کانٹے دار درخت ہے' فلسطین کے علاقہ میں ہوتا ہے' چھوٹے کو "عوسجہ" اور بڑے کو "غرقد" کہتے ہیں۔ ان کا مارا جانا اور درختوں اور پتھروں کا مخبری کرنا یہ خوارق عادت کے طور پر ذکر فرمایا گیا ہے' اگرچہ ممکن ہے کہ یہ سائنسی ترقی ہو' لیکن احادیث کا سیاق و سباق اور انداز بیان خرق عادت پر دلالت کر رہا ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم۔

حضرت مہدی علیہ الرضوان کے لشکر کا ایک حصہ بھاگ کھڑا ہوگا' ایک حصہ شہید ہو جائے گا' عنداللہ یہ لوگ افضل الشہداء ہوں گے' تیسرا حصہ مع جدید رفقاء فتح یاب ہوتا چلا جائے گا' یہ لشکر قسطنطنیہ فتح کرے گا' ابھی اس معرکہ سے فارغ ہی ہوئے ہوں گے کہ کوئی شیطان یہ خبر پھیلائے گا کہ دجال تم لوگوں کے اہل و عیال تک پہنچ گیا ہے' یہ لوگ واپس روانہ ہوں گے اور شام کے موجودہ دارالخلافہ دمشق پہنچیں گے تو وہاں دجال نہ ہوگا' بلکہ یہ خبر جھوٹی ہوگی' لیکن وہیں اتنا پتا چل جائے گا کہ وہ دنیا میں ظاہر ہو چکا ہے' ابھی یہ لوگ اسی مقام پر ہوں گے کہ نزول مسیح علیہ السلام ہو جائے گا۔ (مسلم شریف)

حضرت مہدی علیہ الرضوان کا دور حکومت بابرکت ہوگا' عدل و انصاف اپنے کمال پر ہوگا۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ ان کا دور حکومت سات سال اور بعض روایات کے مطابق نو سال ہوگا۔ (ابوداود)

پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا دور شروع ہوگا' نزول عیسیٰ علیہ السلام کے موضوع پر مستقل تصانیف موجود ہیں' حضرت مولانا انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے "التصریح بما تواتر فی نزول المسیح" اسی موضوع پر تالیف فرمائی ہے' یہ مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے شائع کی ہے' میرا مقصد تمام روایات کو جمع کرنا نہیں بلکہ ایک خاکہ پیش کرنا ہے' جو احادیث مقدسہ کی روشنی میں سمجھ میں آتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں یاجوج و ماجوج کا ظہور ہوگا' یہ کثیر التعداد قوم ہوگی' ان سے مقابلہ نہیں کیا جا سکے گا' البتہ بچا جا سکے گا کہ انسان محصور ہو جائے' حدیث میں یہی تدبیر بتلائی گئی ہے۔ (مسلم)

ان کی تعداد کی کثرت ان احادیث میں آئی ہے' جن میں جہنم میں داخل کئے جانے والے لوگوں کا ذکر ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک اور یاجوج و ماجوج ایک ہزار ہوں گے۔ (بخاری باب قصۃ یاجوج وماجوج وقول اللہ عزوجل ویسئلونک عن ذی القرنین)

ممکن ہے بخاری شریف وغیرہ کی اس روایت میں اس وقت کے مسلمانوں اور یاجوج و ماجوج کا تناسب مراد ہو' اس سے یہ بھی معلوم ہو رہا ہے کہ وہ کافر ہوں گے' بعض روایات میں آتا ہے کہ یہ اولاد یافث بن نوح علیہ السلام سے ہیں۔

ان کے بارے میں تو اتنا ہی بتلانا کافی ہے کہ ان کا وجود مسلّم ہے اور جس وقت ان کے فتنہ کا ظہور ہوگا' اس وقت ان کے شر سے بچنے کی تدبیر محصور ہو جانے کے سوا کچھ نہیں۔ ان کی حالت کے بارے میں مسلم شریف میں روایات موجود ہیں' ان کی ہلاکت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دعا سے ہوگی' مسلم شریف میں اسی صفحہ پر ہے کہ یہ وجود باری تعالیٰ کا مذاق اڑاتے ہوں گے اور یہ بھی ہے کہ ان کی موت (ظاہری اسباب میں) بہت چھوٹے کیڑوں سے ہوگی' "یرسل علیہم النغف" (مسلم شریف) نغف ایک قسم کا کیڑا ہوتا ہے جو اونٹ اور بکری کی ناک میں پیدا ہو جاتا ہے' اس قسم کے جراثیم ان پر چھا جائیں گے' ان کی گردن میں تکلیف ہوگی۔

دجال کے بارے میں بہت روایات ہیں اور اس کا ظہور اور سارا زور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول سے پہلے ہی ہوگا' اس لئے آقائے نامدار علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو ارشادات فرمائے ہیں' وہ ملحوظ رکھنے چاہئیں تاکہ اس کے شر سے ہر صاحب ایمان بچ سکے۔

☆......دجال کا ظہور اصفہان سے ہوگا' اس کے ساتھ یہودی ہوں گے۔ (مسلم شریف)

☆......دجال کے ساتھ اصفہان کے ستر ہزار (یعنی بہت بڑی تعداد میں) یہودی ہوں گے' ان کے لباس میں ان کی خاص وضع کی لمبی ٹوپی ہوگی۔

☆......اسے لوگوں پر کسی وجہ سے سخت غصہ آئے گا' اس وقت اس کا ظہور ہوگا۔ (مسلم)

☆...... اس کی طاقت پوری شیطانی طاغوتی قوت کا مظہر ہوگی' مافوق الفطرت اور مافوق العقل چیزیں ظاہر کرے گا۔ مسند احمد میں ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام سے لے کر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک سب انبیاء کرام اس کی آمد کی خبر دیتے رہے ہیں اور اس کے فتنہ سے ڈراتے رہے ہیں۔ (ابوداود و مسلم)

☆......عظیم الجثہ ہوگا' لیکن قد چھوٹا محسوس ہوتا ہوگا' چلتے وقت ٹانگیں پھیلا کر چلا کرے گا' ایڑیاں دور رہیں گی اور پنجے قریب ہوا کریں گے۔ (ابوداود)

☆...... اس کی ایک آنکھ میں عیب ہوگا' آنکھ انگور کے دانے کی طرح ابھری ہوئی ہوگی' اس کی ایک آنکھ کے ڈھیلے پر گاڑھا ناخنہ ہوگا۔ (مسلم)

☆...... اس کے بدن پر بہت بال ہوں گے۔ (مسلم)

☆...... وہ جوان ہوگا' اس کے بال بہت گھنگھریالے ہوں گے۔ (مسلم)

☆...... اس سے بہت بڑی بڑی خوارق عادات ظاہر ہوں گی' پانی' نہر' بارش' باغ جسے وہ جنت کہے گا اور آگ جسے وہ جہنم کہے گا' اس کے ساتھ ہوں گے۔ حقیقت یہ ہوگی کہ اس کا پانی' آگ ہوگا اور آگ' پانی ہوگی' جو مسلمان ایسے موقع پر پھنس جائے تو اسے چاہئے کہ اس کی آگ میں داخل ہو کیونکہ وہ شیریں پانی ہوگا' پیاس کے وقت اس کی آگ ہی پئے' یہ پانی ہوگا فرمایا گیا: آنکھ بند کر کے سر جھکا کر آگ کو پانی کی طرح پی لے۔ (مسلم)

☆...... مسلمان کو اس کا کافر ہونا صاف نظر آجائے گا۔ (مسلم)

☆...... یہ دنیا بھر میں چکر لگائے گا' بجز مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے' ان دونوں جگہ شہروں میں داخل نہ ہو سکے گا۔ (بخاری)

☆...... دجال کے وجود کے یقینی بنانے کے لئے فرمایا گیا کہ مدینہ منورہ میں نہ طاعون آئے گا' نہ دجال۔ (بخاری)

چودہ سو سال میں دیکھ چکے ہیں کہ مدینہ منورہ میں طاعون کی وبا کبھی نہیں پھیلی' اس لئے اس کے ساتھ دوسری بات کہ دجال کا وجود بھی ہوگا اور وہ وہاں داخل نہ ہو سکے گا' صحیح ہوگی۔

☆...... یہ مدینہ منورہ کے باہر ہی زمین شور پر ایک میدان میں ٹھہرے گا۔ (بخاری)

☆...... لوگ اس سے بچنے کے لئے پہاڑوں پر بھاگ جائیں گے' عرب اس زمانہ میں تھوڑے ہوں گے۔ (مسلم)

عربوں کی تعداد آبادی کے لحاظ سے ابھی زیادہ نہیں ہے' پھر شاید جہاد وغیرہ میں شہید ہو کر تعداد اور کم ہو جائے۔

☆...... اس سے بچنے اور دور رہنے کی ہدایت فرمائی گئی ہے' ارشاد ہوا:

جو اس کی خبر سنے اسے چاہئے کہ اس سے دور رہے' خدا کی قسم! آدمی اس کے پاس آئے گا اور یہ سمجھتا ہوگا کہ میں پکا مسلمان ہوں' مگر اس کے پاس جاتے ہی اس کے پیچھے چلنے لگے گا' کیونکہ وہ شبہ میں ڈال دینے والی چیزیں دے کر بھیجا جائے گا (جادو وغیرہ کی زبردست قوت اس کے ساتھ ہوگی)۔

☆...... جس کا اس سے سامنا ہو جائے تو سورۂ کہف کی ابتدائی آیات پڑھے' یہ آیات اس کے فتنہ سے تمہاری پناہ ہوں گی۔ (مسلم)

اللّٰھم احفظنا واعذنا من شرہ

☆...... مدینہ منورہ سے ہو کر جب یہ ارض فلسطین' امریکا کی ذیلی ریاست اسرائیل میں پہنچے گا تو نزول عیسیٰ علیہ السلام ہو چکا ہوگا' وہ دمشق سے اس کے پیچھے روانہ ہوں گے' اسے موجودہ اسرائیل کے مقام ''لُد'' کے باہر قتل کر دیں گے۔ (مسلم)

☆...... دجال الوہیت کا مدعی ہوگا۔ (مسلم)

☆...... اس کے اولاد نہ ہوگی' یہ لاولد ہی مارا جائے گا۔ ''عقیم لا یولد لہ'' (مسلم) لفظ عقیم سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ناقص المادۃ ہوگا۔

☆...... سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ مبارکہ میں پیداوار بہت بڑھ جائے گی' پھل بہت بڑے بڑے ہوں گے' اللہ تعالیٰ کی طرف سے زمین کو حکم ہوگا کہ اپنا پھل اُگا اور اپنی برکت لوٹا۔

''اس وقت یہ حال ہو جائے گا کہ ایک انار کا پھل لوگوں کی ایک جماعت کھائے گی' اس کے چھلکے کا سایہ کر لیا کریں گے' اور دودھ میں برکت دے دی جائے گی حتیٰ کہ تازہ بیائی اونٹنی کا دودھ کثیر تعداد لوگوں کو کافی ہو جایا کرے گا اور تازہ بیائی گائے اور دودھ لوگوں کے ایک قبیلہ کو کافی ہوا کرے گا' اور تازہ بیائی بکری کا دودھ لوگوں کے ایک کنبہ کو کافی ہو جایا کرے گا۔'' (مسلم)

☆...... اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں سب مذاہب ختم کر دیں گے' سوائے اسلام کے۔ (ابوداود)

یعنی یہ سب کچھ خود بخود بہ سہولت ہوتا چلا جائے گا' کوئی رکاوٹ پیش نہ آئے گی۔

☆...... بلاشبہ سب کچھ حق تعالیٰ کے امر ہی سے ہوتا ہے' لیکن کیا اس قدر زیادہ اور بڑی پیداوار کے ظاہری اور مادی اسباب بھی ہوں گے یا نہیں؟ اس کے بارے میں کبھی کبھی خیال آتا ہے لیکن کسی نتیجہ پر نہیں پہنچ سکا' خیال یہ آتا ہے کہ ہو سکتا ہے کہ ایٹمی اسلحہ استعمال میں آئے' جس سے زمین کی صلاحیت ایک عرصہ تک مفقود ہو جائے اور پھر اس کی تاثیرات کسی اور سبب سے یا عرصہ گزر جانے سے بامر اللہ منقلب ہو کر مفید ہو جائیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں ہر ابتلاء سے اپنی پناہ میں رکھے' اپنے دین متین کی بیش از بیش خدمت لے لے' ہمارے اوقات میں برکت دے' ہمیں اپنی رضا و فضل سے دارین میں نوازے اور ہمیں ان کے ساتھ محشور فرمائے' جن پر اس نے انعام فرمایا۔ (ختم شد)

☆☆..........☆☆

مسلمانوں کی نسبت قادیانیوں کا عقیدہ

مولانا لال حسین اخترؒ

۱:...... ’’ہمارا یہ فرض ہے کہ غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔ کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں۔ یہ دین کا معاملہ ہے اس میں کسی کا اپنا اختیار نہیں کہ کچھ کر سکے۔‘‘ (انوار خلافت ص:۹۰، از مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی پسر مرزا غلام احمد قادیانی)

۲:...... ’’کل مسلمان جو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کی بیعت میں شامل نہیں ہوئے خواہ انہوں نے حضرت مسیح موعود کا نام بھی نہیں سنا وہ کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ میں تسلیم کرتا ہوں کہ میرے یہ عقائد ہیں۔‘‘ (آئینہ صداقت ص:۳۵، از مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی پسر مرزا غلام احمد قادیانی)

۳:...... ’’ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا یا عیسیٰ کو مانتا ہے مگر محمد کو نہیں مانتا یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔‘‘ (کلمۃ الفصل ص:۱۱۰، مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے پسر مرزا غلام احمد قادیانی)

۴:...... ’’خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا ہے کہ ہر ایک شخص جس کو میری دعوت پہنچی ہے اور اس نے مجھے قبول نہیں کیا ہے وہ مسلمان نہیں ہے۔‘‘ (مرزا غلام احمد قادیانی کا خط بنام ڈاکٹر عبدالحکیم خان پٹیالوی تذکرہ طبع سوم ص:۶۰۷)

۵:...... ’’اب ظاہر ہے کہ ان الہامات میں میری نسبت بار بار بیان کیا گیا ہے کہ یہ خدا کا فرستادہ خدا کا مامور خدا کا امین اور خدا کی طرف سے آیا ہے جو کچھ کہتا ہے اس پر ایمان لاؤ اور اس کا دشمن جہنمی ہے۔‘‘ (انجام آتھم ص:۶۲، روحانی خزائن ص:۶۲ ج:۱۱)

۶:...... ’’مجھے خدا کا الہام ہے کہ جو شخص تیری پیروی نہ کرے گا اور تیری بیعت میں داخل نہ ہوگا اور تیرا مخالف رہے گا وہ خدا اور رسول کی نافرمانی کرنے والا اور جہنمی ہے۔‘‘ (اشتہار معیار الاخیار از مرزا غلام احمد قادیانی ص:۸، مجموعہ اشتہارات ص:۲۷۵ ج:۳)

۷:...... ’’پس یاد رکھو جیسا کہ خدا نے مجھے اطلاع دی ہے تمہارے پر حرام ہے اور قطعی حرام ہے کہ کسی مکفر اور مکذب یا متردد کے پیچھے نماز پڑھو بلکہ چاہئے کہ تمہارا امام وہی ہو جو تم میں سے ہو۔‘‘ (اربعین نمبر۳ ص:۲۸ حاشیہ روحانی خزائن ص:۴۱۷ ج:۱۷)

۸:...... ’’سوال: کیا کسی شخص کی وفات پر جو سلسلۂ احمدیہ میں داخل نہ ہو یہ کہنا جائز ہے کہ خدا مرحوم کو جنت نصیب کرے اور مغفرت کرے؟‘‘

’’جواب: غیر احمدیوں کا کفر بینات سے ثابت ہے اور کفار کے لئے دعائے مغفرت جائز نہیں۔‘‘ (الفضل قادیان ۷/فروری ۱۹۲۱ء جلد:۸ نمبر:۵۹)

۹:...... ’’ایک صاحب نے عرض کیا کہ غیر مبائع (لاہوری پارٹی کے مرزائی) کہتے ہیں کہ غیر احمدی کے بچے کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے؟ وہ تو معصوم ہوتا ہے اور کیا یہ ممکن نہیں کہ وہ بچہ جوان ہو کر احمدی ہوتا؟ اس کے متعلق (میاں مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۂ قادیان نے) فرمایا: جس طرح عیسائی بچے کا جنازہ نہیں پڑھا جاسکتا اگرچہ وہ معصوم ہی ہوتا ہے اسی طرح ایک غیر احمدی کے بچے کا جنازہ بھی نہیں پڑھا جاسکتا۔‘‘ (ڈائری مرزا بشیر الدین محمود احمد، مندرجہ اخبار الفضل قادیان ج:۱۰ نمبر:۳۲ ص:۶ مورخہ ۲۳/اکتوبر ۱۹۲۲ء)

۱۰:...... ’’غیر احمدی تو حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کے منکر ہوئے اس لئے ان کا جنازہ نہیں پڑھنا چاہئے لیکن اگر کسی غیر احمدی کا چھوٹا بچہ مر جائے تو اس کا جنازہ کیوں نہ پڑھا جائے؟ وہ تو مسیح موعود کا مکفر نہیں؟ میں یہ سوال کرنے والے سے پوچھتا ہوں کہ اگر یہ بات درست ہے تو پھر ہندوؤں اور عیسائیوں کے بچوں کا بھی جنازہ کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ اور کتنے لوگ ہیں جو ان کا جنازہ پڑھتے ہیں؟‘‘ (انوار خلافت مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد ص:۹۳)

۱۱:...... ’’حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کا حکم اور زبردست حکم ہے کہ کوئی احمدی

باقی صفحہ ۲۱ پر

دوسری قسط

حسن ادب اور اس کی اہمیت

مولانا حبیب الرحمن اعظمی

گفتگو میں ادب وتمیز کی تعلیم:

سلطان نظام الدین اولیاءؒ کا ارشاد ہے کہ: ہمارے پیر حضرت فرید الدین مسعود گنج شکرؒ کے پاس ''عوارف المعارف'' کا جو نسخہ تھا' اس کا خط باریک تھا اور غلط بھی بہت تھا۔ شیخؒ جب اس کو سامنے رکھ کر بیان فرماتے تو جگہ جگہ کچھ غور کرنا اور رکنا پڑتا تھا' مجھے یاد آیا کہ شیخؒ کے بھائی نجیب الدین متوکلؒ کے پاس عوارف کا بہت عمدہ وصحیح نسخہ موجود ہے' لہٰذا میں نے اس بات کو شیخؒ سے کہا' شیخؒ کو یہ بات گراں گزری' چند مرتبہ فرمایا کہ: جی ہاں! اس فقیر کو غلط نسخہ کی تصحیح کی لیاقت نہیں ہے' پہلے تو میں نہیں سمجھا لیکن جب میری سمجھ میں آیا کہ میری نسبت یہ فرما رہے ہیں تو میں کھڑا ہوگیا اور اپنے سر سے ٹوپی اتار کر شیخؒ کے قدموں میں گر گیا اور عرض کیا کہ: معاذ اللہ! میری یہ غرض نہیں تھی بلکہ میں نے وہ نسخہ دیکھا تھا' یاد آ گیا تو آپ سے عرض کیا' لیکن میری معذرت کچھ موثر نہ ہوئی۔ شیخؒ کے بشرہ سے ناخوشی کا اثر بالکل پہلے جیسا ظاہر ہوتا تھا' میں سخت حیرانی وپریشانی کی حالت میں مجلس سے باہر آیا' اس دن جو غم مجھ کو تھا وہ کسی کو نہ ہو' جی چاہتا تھا کہ کنویں میں گر کے جان دے دوں' میرے اس اضطراب کی خبر شیخؒ کے صاحبزادہ مولانا شہاب الدین کو ہوئی' وہ مجھ سے بہت محبت فرماتے تھے' انہوں نے میرا حال بہت اچھے انداز میں شیخؒ سے بیان کیا' اس وقت شیخؒ خوش ہوئے اور مجھ کو بلا کر بڑی شفقت ومہربانی کا اظہار فرمایا اور ارشاد فرمایا کہ: یہ سب میں نے تمہاری حالت کے کمال کے لئے کیا تھا کہ پیر مشاطہ' مرید ہے۔ اس کے بعد شیخؒ نے اپنی خاص پوشاک سے مجھ کو سرفراز فرمایا۔ (اخبار الاخیار)

امام احمد بن حنبلؒ کے پاس حضرت عبداللہ بن مبارکؒ کے مولیٰ (آزاد کردہ غلام) آئے تو امام صاحبؒ نے ان کی طرف تکیہ بڑھادیا اور ان کی بڑی عزت کی' امام کا معمول تھا کہ کوئی قابل عزت آدمی آتا تو اپنا تکیہ (یا مسند) اس کی طرف بڑھا دیتے' ایک بار ابو ہمامؒ آپ کے پاس سواری پر آئے تو امامؒ نے ان کی سواری کی رکاب تھام لی۔ (آداب شرعیہ)

ایک بار حضرت وکیعؒ امام سفیان ثوریؒ کے لئے تعظیماً کھڑے ہوئے تو انہوں نے اعتراض کیا' حضرت وکیعؒ نے فرمایا کہ: آپ ہی نے یہ حدیث مجھے سنائی ہے:

''ان من اجلال اللّٰہ اجلال ذی الشیبۃ المسلم''

امام سفیان ثوریؒ خاموش ہوگئے اور وکیعؒ کا ہاتھ پکڑ کر ان کو اپنے پہلو میں بٹھالیا۔ (الآداب الشرعیہ)

محدث کبیر امام ابوزرعہؒ نہ کسی کے لئے کھڑے ہوتے' نہ کسی کو اپنی مسند پر بٹھاتے' مگر محدث ابن وارہؒ کے لئے یہ دونوں کام کرتے تھے۔

سلیمان بن عبدالملک امیر المومنینؒ جب حج کو گئے تو اپنے دونوں بیٹوں کو ساتھ لے کر عطاء بن ابی رباحؒ کی خدمت میں مسائل پوچھنے کے لئے حاضر ہوئے۔ حضرت عطاءؒ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے۔ سلیمان بیٹھے انتظار کرتے رہے' جب عطاءؒ فارغ ہوئے تو انہوں نے سلیمانؒ کی طرف رخ بھی نہیں کیا۔ سلیمان اسی طرح مناسک حج پوچھتے رہے' جب پوچھ چکے تو اپنے بیٹوں سے کہا: اٹھو چلو' پھر کہا: بیٹو! علم حاصل کرنے میں سستی نہ کرو' میں اس حبشی غلام (حضرت عطاء بن ابی رباحؒ) کے سامنے اپنے ذلیل ہونے کو نہیں بھول سکتا۔ (صفوۃ الصفوۃ)

سعید بن مسلمؒ کہتے ہیں کہ جلالت وعظمت میں علم سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے۔ ابن داب انساب و اخبار کے حافظ تھے اور خلیفہ ہادی کے ندیم' مگر اس کے ساتھ یا اس کے سامنے کھانا نہیں کھاتے تھے' سبب پوچھا گیا تو کہا کہ میں ایسی جگہ کھانا نہیں کھاتا جہاں ہاتھ نہ دھو سکوں۔ خلفاء وملوک کے سامنے ہاتھ دھونا دربار کے آداب کے خلاف تھا' ہادی کو معلوم ہوا تو اس نے ان کو اپنے سامنے ہاتھ دھونے کی اجازت دی' چنانچہ اور سب لوگ کھانے سے فارغ ہونے کے بعد باہر جاکر ہاتھ دھوتے تھے اور ابن داب' ہادی کے سامنے ہاتھ دھویا کرتے تھے۔ (معجم الادباء)

حاکم خراسان عبداللہ بن طاہر کے صاحبزادے طاہر اپنے باپ کی زندگی میں حج کو آئے تو اسحاق بن ابراہیم نے اپنے گھر پر علماء کرام کو مدعو کیا تاکہ طاہر ان سے مل لے اور ان سے کچھ پڑھے۔ اس دعوت کو اور سب لوگوں نے قبول کیا

اور ہر قسم کے اہلِ علم شریکِ مجلس ہوئے مگر ابو عبیدؒ نے یہ کہہ کر انکار کر دیا کہ ''العلم یقصد'' یعنی علم کے پاس خود آنا چاہئے۔ اسحاق اس جواب پر خفا ہو گیا اور عبداللہ بن طاہر کی طرف سے ابو عبیدؒ کو دو ہزار درہم ماہانہ وظیفہ ملتا تھا' اس کو بند کر دیا اور ابو عبیدؒ کے جواب کی اطلاع عبداللہ بن طاہر کے پاس بھیج دی' عبداللہ بن طاہر کو جب یہ اطلاع پہنچی تو اس نے اسحاق کو لکھ بھیجا کہ ابو عبیدؒ نے بالکل سچی بات کہی ہے اور آج سے میں اُن کا وظیفہ دو چند کرتا ہوں' تم اس پر عمل کرو اور اُن کا بقایا ادا کرو۔ (معجم الادباء)

تذکرۃ السامع کی ایک فصل کا خلاصہ:

قاضی القضاۃ امام بدرالدین بن جماعۃ نے تعلیم و تعلّم کے آداب اور استاذ و شاگرد کے باہمی برتاؤ کے باب میں ایک نہایت جامع اور نفیس کتاب لکھی ہے۔ اس کے تیسرے باب کی (دوسری فصل کا عنوان یہ ہے: دوسری فصل استاذ و مقتداء کے ساتھ ادب اور اس احترامِ عظیم کے بیان میں جو شاگرد پر واجب ہے)۔ یہاں پر ہم اسی فصل کے مضامین کا خلاصہ پیش کرنا چاہتے ہیں:

ا:...... لازم ہے کہ شاگرد اپنے جملہ امور میں اپنے استاذ کا مطیع و منقاد رہے' اس کی رائے و تدبیر سے باہر نہ ہو' جس طرح بیمار حکیم حاذق کے ہاتھ میں ہوتا ہے اسی طرح اپنے کو اس کے ہاتھ میں دیدے' جس بات کا قصد کرے اس میں مشورہ کرے اور اس کی خوشنودی حاصل کرنے کی کوشش کرے' اس کے احترام میں مبالغہ اور اس کی خدمت کو قربِ خداوندی کا موجب جانے اور یقین کرے کہ استاد کے سامنے ذلیل ہونا عزت ہے' اس کے لئے جھکنا فخر ہے اور اس کے لئے تواضع' سربلندی ہے۔ امام شافعیؒ کو کسی نے ملامت کی کہ علماء کے لئے اس قدر کیوں تواضع کرتے ہیں؟ تو فرمایا:

اہین لھم نفسی فھم یکرمونھا
و لن تکرم النفس التی لا تہینھا

یعنی میں اپنے کو ان کے آگے ذلیل کرتا ہوں تو وہ میری عزت افزائی کرتے ہیں اور جس نفس کو تو ذلیل نہ کرے اس کی عزت نہیں ہو سکتی۔

حضرت ابن عباسؓ نے باوجود اپنی بزرگی و مرتبہ کے (کہ خاندانِ نبوت میں سے تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے) حضرت زید بن ثابتؓ انصاری کی سواری کی رکاب اپنے ہاتھ سے تھامی اور فرمایا کہ: ہم کو اپنے علماء کے ساتھ ایسا ہی برتاؤ کرنے کا حکم ملا ہے۔

حضرت امام احمد بن حنبلؒ (باوجود اپنی دینی و علمی عظمت و امامت کے) جب خلف احمر لغویؒ کی مجلس میں جاتے تو فرماتے کہ میں آپ کے سامنے ہی بیٹھوں گا (یعنی شاگردوں کی طرح بیٹھوں گا' برابر نہیں بیٹھ سکتا) ہم کو یہی حکم ہے کہ جس سے علم سیکھیں' اس کے لئے تواضع کریں۔

۲:...... اپنے استاذ کو بڑی عظمت کی نگاہ سے دیکھے اور اس کے کمال کا پختہ اعتقاد رکھے۔ سلف میں بعض حضرات یہ دعا کرتے تھے کہ خداوندا! میرے استاذ کا عیب مجھ پر ظاہر نہ ہو کہ اس سے بے اعتقادی پیدا ہو کر میرے پاس سے اس کے علم کی برکت جاتی رہے۔

امام شافعیؒ فرماتے ہیں کہ میں امام مالکؒ کے سامنے ورق بھی بہت آہستہ اُلٹتا تھا کہ اس کی آواز ان کو سنائی نہ دے۔

امام ربیعؒ فرماتے ہیں کہ امام شافعیؒ کی نظر کے سامنے مجھ کو کبھی پانی پینے کی جرأت نہ ہوئی۔

خلیفہ مہدی کا کوئی لڑکا قاضی شریکؒ کے پاس آیا اور دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا' پھر اس نے ایک حدیث پوچھی' شریکؒ نے کچھ توجہ نہیں کی' اس نے پھر پوچھا' انہوں نے پھر توجہ نہیں کی' تب اس نے کہا: آپ خلفاء کی اولاد (شہزادوں) کی بے حرمتی کرتے ہیں؟ شریکؒ نے فرمایا کہ: ہاں' مگر علم اللہ کے نزدیک اس سے کہیں برتر ہے کہ میں اس کو برباد کروں۔

اپنے استاذ کو دور سے نہ پکارے اور یا سیدی' یا استاذی اور ایہا العالم' ایہا الحافظ کہہ کر پکارے' عربی میں جمع کا صیغہ ما تقولون اور ما رأیکم اختیار کرے' اس کی غیوبت میں بھی تعظیمی القاب کے ساتھ اس کا ذکر کرے' تنہا نام نہ لے۔

۳:...... اس کا حق پہچانے اور کبھی اس کا احسان نہ بھولے' امام شعبہؒ کا ارشاد ہے کہ: میں ایک حدیث بھی کسی سے سن لیتا ہوں تو زندگی بھر کے لئے اس کا غلام بن جاتا ہوں۔ تعظیم استاد میں یہ بھی داخل ہے کہ کوئی اس (استاذ) کی غیبت کرے تو تم تردید کرو اور استاد کی حمایت کرو اور اگر یہ نہ کر سکو تو اس مجلس سے اٹھ جاؤ۔

شاگرد کو چاہئے کہ استاد کی زندگی بھر استاد کے لئے دعا کرے اور مرنے کے بعد اس کی اولاد اور رشتہ داروں اور اس کے دوستوں کا لحاظ کرے اور بالقصد اس کی قبر کی زیارت کرے' اس کے لئے استغفار اور اس کی طرف سے صدقہ کرے اور اس کی چال ڈھال کی پیروی کرے' علم و دین میں اس کی عادات کا لحاظ رکھے اور خواہ عبادت ہو یا عادت ہر ایک میں اس کی حرکات و سکنات کی اقتدا کرے' جس طرح سے امام ابوداؤدؒ امام احمد رحمہم اللہ کے اور وہ وکیعؒ کے اور وہ سفیانؒ کے اور وہ منصورؒ کے اور وہ ابراہیم نخعیؒ کے اور وہ علقمہؒ کے اور وہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کے اور وہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مشابہ تھے' نشست و برخاست میں رفتار و گفتار میں۔

۴:......استاد سے تخت مزاجی یا بدخلقی بھی صادر ہو تو صبر کرے اور اس کی وجہ سے اس کے پاس آنے جانے میں یا عقیدت میں فرق نہ پڑنے پائے لازم ہے کہ اس کے فعل کی کوئی عمدہ تاویل کرے اور اس تختی و بدمزاجی کے موقع پر اپنے ہی کو قصوروار قرار دے معذرت میں سبقت کرے اور اپنی حرکت سے توبہ و استغفار کرنا ظاہر کرے اسی میں شاگرد کی دنیا و آخرت کا نفع ہے۔ امام معافی بن عمرانؒ نے فرمایا کہ جو عالم پر خفا ہوتا ہے اس کی مثال اس شخص کی ہے جو جامع مسجد کے کھمبوں پر خفا ہو۔ ابن عیینہؒ سے کسی نے کہا کہ یہ طالب علم لوگ اتنی دور سے آپ کے پاس آتے ہیں اور آپ ان پر خفا ہوتے ہیں، کہیں وہ آپ کو چھوڑ کر چل نہ دیں؟ ابن عیینہؒ نے کہا: وہ تمہارے ہی جیسے احمق ہوں گے اگر میری بدخلقی کی وجہ سے اپنے نفع کی چیز چھوڑ دیں۔ امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ: انسان پر عالم کی مدارات واجب ہے یعنی اس کی تندی و تختی کو اپنی نرمی سے دفع کرنا۔

۵:......استاد کوئی اچھی بات بتائے یا کسی بُری بات پر تنبیہ کرے تو اس کی شکر گزاری ضروری ہے، جب وہ کوئی نکتہ بتائے تو تمہیں اگر پہلے سے وہ معلوم ہو جب بھی یہ ظاہر نہ کرو کہ یہ تو مجھ کو پہلے سے معلوم ہے۔

۶:......استاد کے دروازہ پر ادب کے ساتھ آہستہ دستک دے، پہلے ناخنوں سے دستک دے کام نہ چلے تو انگلیوں سے، ہاں اگر دور رہتا ہو تو بقدر ضرورت دستک کی آواز بڑھا سکتا ہے، استاد کے پاس گیا اور وہاں کچھ لوگ اس سے بات کر رہے ہوں اور اس کو دیکھ کر خاموش ہو گئے تو یہ جلدی سے اٹھ کر چلا آئے الا یہ کہ استاد خود مزید ٹھہرنے کیلئے کہے۔ استاد سو رہا ہو تو اس کو جگائے نہیں بلکہ انتظار کرے، حضرت ابن عباسؓ حضرت زیدؓ کے دروازہ پر بیٹھے ان کا انتظار کرتے رہتے، لوگ کہتے کہ جگا دیا جائے، تو فرماتے کہ نہیں، حالانکہ کبھی کبھی دیر تک انتظار کرنے کی وجہ سے دھوپ کی تکلیف برداشت کرنا پڑتی تھی۔

۷:......استاد کے سامنے نہایت ادب سے بیٹھے جس سے تواضع و خضوع اور سکون و خشوع مترشح ہوتا ہو اور ہمہ تن اس کی طرف متوجہ رہے، بلا ضرورت دائیں بائیں، اوپر نیچے نہ دیکھے، کوئی شور سن کر مضطرب نہ ہو جائے، استاد کے پاس بیٹھ کر آستین نہ چڑھائے، ہاتھ پیر سے نہ کھیلے، داڑھی اور منہ پر ہاتھ نہ رکھے، ناک نہ کریدے، دانتوں پر ناخن سے نہ مارے، زمین پر ہاتھ نہ ٹیکے، اس پر لکیر نہ بنائے، انگلی نہ چٹخائے، گھنڈی یا بٹن سے نہ کھیلے، اس کے سامنے کسی چیز سے ٹیک نہ لگائے، کسی چیز پر ہاتھ ٹیک کر نہ بیٹھے، ہاتھ پر ٹیک لگائے پیچھے کو جھکا ہوا نہ رہے، استاد کی طرف پیٹھ یا پہلو نہ کرے، زیادہ بات نہ کرے، بے ضرورت نہ کھنکھارے، نہ تھوکے، نہ بلغم نکالے، چھینکے تو منہ چھپا کے بہت آہستہ سے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ: قادیانیوں کا عقیدہ

غیر احمدی کو اپنی لڑکی نہ دے۔ اس کی تعمیل کرنا بھی ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔" (برکات خلافت از مرزا بشیر الدین محمود احمد، ص:۷۵)

۱۲:......"غیر احمدیوں کو لڑکی دینے سے بڑا نقصان پہنچتا ہے اور علاوہ اس کے وہ نکاح جائز ہی نہیں۔" (برکات خلافت از مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی ص:۳۷)

۱۳:......"جو شخص غیر احمدی کو رشتہ دیتا ہے وہ یقیناً حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) کو نہیں سمجھتا اور نہ یہ جانتا ہے کہ احمدیت کیا چیز ہے؟ کیا ہے کوئی غیر احمدیوں میں ایسا بے دین، جو کسی ہندو یا کسی عیسائی کو اپنی لڑکی دے دے؟ ان لوگوں کو تم کافر کہتے ہو مگر اس معاملہ میں وہ تم سے اچھے رہے کہ کافر ہو کر بھی کسی کافر کو لڑکی نہیں دیتے مگر تم احمدی کہلا کر کافر کو دے دیتے ہو۔" (ملائکۃ اللہ مصنفہ مرزا بشیر الدین محمود احمد قادیانی، ص:۴۶)

۱۴:......"غیر احمدیوں (یعنی مسلمانوں) سے ہماری نمازیں الگ کی گئیں، ان کو لڑکیاں دینا حرام قرار دیا گیا، ان کے جنازے پڑھنے سے روکا گیا۔ اب باقی کیا رہ گیا ہے؟ جو ہم ان کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ دو قسم کے تعلقات ہوتے ہیں: ایک دینی، دوسرے دنیوی، دینی تعلق کا سب سے بڑا ذریعہ عبادت کا اکٹھا ہونا ہے اور دنیوی تعلقات کا بھاری ذریعہ رشتہ و ناطہ ہے۔ سو یہ دونوں ہمارے لئے حرام قرار دیے گئے۔ اگر کہو کہ ہم کو ان کی لڑکیاں لینے کی اجازت ہے، تو میں کہتا ہوں نصاریٰ کی لڑکیاں لینے کی بھی اجازت ہے۔" (کلمۃ الفصل مصنفہ مرزا بشیر احمد ایم اے پسر مرزا غلام احمد قادیانی، ص:۱۶۹)

☆☆

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JEWELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 2514972-2531133

خبروں پر ایک نظر

ناموس رسالتؐ اور عقیدہ ختم نبوت کے خلاف کسی سازش کو برداشت نہیں کریں گے: علمائے کرام

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کی دعوت پر لاہور کے علماء و خطباء کا اہم اجلاس مجلس کے دفتر مسلم ٹاؤن میں منعقد ہوا جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا نے خصوصی طور پر شرکت کی اور علمائے لاہور کو عقیدۂ ختم نبوت کی تبلیغ و اشاعت کی طرف متوجہ کرتے ہوئے بطور خاص امریکی حکومت کی طرف سے اسلامی جمہوریہ پاکستان کے حکمرانوں کو امتناع قادیانیت آرڈی نینس اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون کو تبدیل کرنے پر مجبور کرنے کے معاملے پر اپنی تشویش سے آگاہ کیا۔ اجلاس میں شریک علماء نے اظہار خیال کرتے ہوئے امریکا کے ایماء پر حکومتی کوششوں پر گہرے غم وغصہ اور شدید ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے واضح کیا کہ کسی بھی حکومت کو آئین پاکستان کی ان شقوں کو تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی' جن کا تعلق مسلمانوں کے عقیدے و ایمان سے ہے۔ اجلاس میں واضح کیا گیا کہ امتناع قادیانیت' تحفظ عقیدۂ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے قانون مسلمانوں کی بے پناہ قربانیوں اور جدوجہد کے نتیجہ میں آئین پاکستان کا حصہ بنے ہیں اور اب ان کے تحفظ کے لئے بھی مسلمان بڑی سے بڑی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا وہ امریکی مطالبے کو سختی سے مسترد کرتے ہوئے اسلامی غیرت کا ثبوت دیں ورنہ اسے مسلمانوں کے غیظ وغضب کا شکار بننا پڑے گا۔ اجلاس میں متفقہ طور پر درج ذیل فیصلے کئے گئے: ۱۹۷۳ء کے آئین میں شامل اسلامی حدود خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت اور تحفظ ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے بھرپور جدوجہد کی جائے گی اور اس سلسلہ میں امریکی ایماء پر کی جانے والی تمام کوششوں کو قوت سے ناکام بنادیا جائے گا۔ اجلاس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پر زور دیا گیا کہ آل پارٹیز مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر تمام مکاتب فکر کے علماء و زعماء کو جمع کرکے عقیدۂ ختم نبوت کی جدوجہد کو منظم کیا جائے۔ آئندہ جمعہ کو یوم ختم نبوت کے طور پر منانے اور خطبات جمعہ میں اس عقیدے پر اظہار خیال کرنے کے لئے فیصلہ کیا گیا چنانچہ تمام خطباء اپنے اجتماعات میں اس موضوع پر اظہار خیال کریں گے اور قراردادوں کے ذریعے حکومت سے مطالبہ کیا جائے گا کہ وہ امریکی دباؤ کو مسترد کرتے ہوئے دینی غیرت کا ثبوت دیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مجلس عمل ملک کے بڑے شہروں میں بڑے اجتماعات منعقد کرکے اس جدوجہد کو منظم کرنے اور عام مسلمانوں میں تحریک پیدا کرنے کا سلسلہ شروع کرے گی۔ اجلاس میں جشن بہاراں اور بسنت کے نام پر ہندو تہذیب کو فروغ دینے کے سلسلے میں شدید تنقید کرتے ہوئے حکومتی اقدامات کی مذمت کی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ بسنت پر مکمل پابندی عائد کرتے ہوئے عدالت عالیہ کا وقار بھی بحال کیا جائے اور معصوم جانوں کے تحفظ کا اہتمام بھی کیا جائے۔ جامعہ حفصہ اسلام آباد کی انتظامیہ کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کرتے ہوئے مطالبہ کیا گیا کہ حکومت اپنی ضد چھوڑ کر جامعہ حفصہ کے مطالبات کو فی الفور منظور کرے۔ علماء نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پلیٹ فارم پر اسلامی شعائر کے تحفظ کی جدوجہد کو منظم کرنے پر اتفاق کرتے ہوئے اپنی جدوجہد کو تیز کرنے کا فیصلہ کیا۔ اجلاس میں لاہور کے تمام حلقوں اور تمام طبقات سے تعلق رکھنے والے علماء نے شرکت کی جن میں مولانا محب النبی' مولانا خلیل الرحمٰن حقانی' مولانا شاہ محمد' مولانا میاں عبدالرحمٰن' مولانا امجد خان' مولانا جمیل الرحمٰن اختر' مولانا عبدالحق خان بشیر' مولانا زکاء الرحمٰن' مولانا محمد اسلم ندیم' مولانا عبدالحفیظ' مولانا محمد غازی' مولانا خادم حسین' مولانا عزیز الرحمٰن ثانی' مولانا سید ضیاء الحسن شاہ' مولانا قاری محمد اقبال' جمال عبدالناصر' مولانا مفتی اسد نیاز' مولانا عمر حیات فاروقی' مولانا محمد قاسم اور قاری سعید' علامہ ممتاز اعوان نمایاں تھے۔ دریں اثنا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر قادیانی فتنہ کی بڑھتی ہوئی ریشہ دوانیوں اور امریکی ایما پر قانون تحفظ ناموس رسالت میں تبدیلی کے ذریعے اسے

غیر موثر بنانے کی سازش کے خلاف ملک بھر میں یومِ تحفظ ختم نبوت منایا گیا' جس کے تحت امت مسلمہ کے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام نے لاہور' کراچی' اسلام آباد' راولپنڈی' پشاور' کوئٹہ' سکھر' حیدر آباد' ملتان' مظفر آباد' سرگودھا' فیصل آباد' گوجرانوالہ' گجرات' بہاول پور اور لیہ سمیت ملک کے تمام چھوٹے اور بڑے شہروں کی ہزاروں مساجد میں فتنہ قادیانیت کی اسلام و آئین کے منافی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں اور قانون تحفظ ناموس رسالت میں کسی قسم کی ترمیم یا تنسیخ کرنے کے مجوزہ حکومتی اعلان پر کے خلاف بھر پور صدائے احتجاج بلند کی اور عوام الناس سے مذمتی قراردادیں بھی پاس کروائیں۔ علماء نے کہا کہ ناموس رسالت و عقیدۂ ختم نبوت کے خلاف کسی قسم کی سازس کو ہرگز ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ حکمران امریکا اور مغرب کی خوشنودی کے لئے آئین پاکستان کی حساس اسلامی دفعات کو نہ چھیڑیں ورنہ ملکی حالات حکومت کے کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے' کیونکہ مسلمان سب کچھ برداشت کر سکتے ہیں لیکن خاتم النبیین' رحمۃ للعالمین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت کے خلاف کسی سازش کو برداشت نہیں کریں گے۔ غیور مسلمان اپنی جانیں تو قربان کر دیں گے اور اپنے خون سے ناموس رسالت اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کریں گے۔ قراردادوں میں مطالبہ کیا گیا کہ حکمران توہین رسالت کے قانون میں کسی قسم کی ترمیم اور تبدیلی کے ذریعے نیا بحران پیدا نہ کریں۔ اسلام کے بنیادی عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے قانونی تقاضے پورے کریں۔ ۱۹۷۴ء کے آئین میں قادیانی فتنہ سے متعلق کی گئی قانون سازی پر مکمل عملدرآمد کر کے قادیانی فتنہ کی اسلام و آئین کے منافی سرگرمیوں کا سختی سے نوٹس لیں جو ان کا فرض منصبی ہے اور اس طرح حکمران امریکا اور یہود و ہنود کی غلامی کا طوق اتار کر قادیانیت نوازی اور دین دشمن کی روش ترک کر دیں' بصورت دیگر اس ضمن میں عوام کے اندر پایا جانے والا شدید اضطراب کسی بہت بڑی دینی تحریک کا روپ دھار لے گا اور پھر اس طرح حالات کے ابتر ہونے کی تمام ذمہ داری حکومت اور قادیانیوں پر ہی عائد ہوگی۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہیں

لاہور (پ ر) عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے ہر قسم کی قربانی دینے کیلئے تیار ہیں۔ ناموس رسالت ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور تمام امت کا متفقہ اور اجماعی عقیدہ ہے کہ آقائے نامدار صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں اور آپ کے بعد نبوت کا دعویٰ کرنے والا اور اس

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

ڈیلرز:
مونلائٹ کارپٹ
نیر کارپٹ
ثمر کارپٹ
وینس کارپٹ
اولمپیا کارپٹ
یونی ٹیک کارپٹ

پتہ:
این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" برکات حیدری' ناظم آباد
فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503
E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

کے پیروکار دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ ان خیالات کا اظہار شاہین ختم نبوت حضرت مولانا اللہ وسایا نے لاہور کے مختلف مقامات پر منعقدہ ختم نبوت کانفرنسز سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے کہا کہ نبی رحمت کے دور سے آج تک جتنے بھی منکرین ختم نبوت آئے امت محمدیہ نے انہیں کیفر کردار تک پہنچایا اور برصغیر پاک و ہند میں جنم لینے والے انگریز کے خود کاشتہ فتنہ قادیانیت کے ناپاک عزائم کو اکابرین نے طشت ازبام کیا اور جہد مسلسل سے اس فتنہ کا تعاقب کرتے ہوئے اس کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا۔ آج آئین پاکستان کی رو سے قادیانی غیر مسلم اقلیت ہیں اور ان کا اپنے آپ کو مسلمان کہنا یا شعائر اسلام اپنانا جرم ہے اس آئین کی منظوری کے پیچھے ۱۹۵۳ء کے ہزار ہا غیور مسلمانوں کا خون اور قربانیاں ہیں جن کی بدولت ۱۹۷۴ء میں یہ تاریخی آئین بنا۔ آج اگر کسی نے اس قانون کو ختم کرنے یا بے اثر بنانے کی ناپاک جسارت کی تو اسے اس کے عزائم سمیت نیست و نابود کر دیا جائے گا۔ ناموس رسالت اور عقیدہ ختم نبوت ہمارا ایمان ہے ہم حکومت پر واضح کر دینا چاہتے ہیں ان متفقہ اور اجماعی قوانین کو نہ چھیڑے۔ انہوں نے مزید کہا کہ آئندہ جمعہ ۲۲/فروری کو پورے ملک میں یوم ختم نبوت منایا جائے گا۔

قادیانیت امریکی سامراج کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہی ہے

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام سالانہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس جامع مسجد نورانی راوی روڈ حضرت مولانا خلیل احمد کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا اللہ وسایا، مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا عبدالحفیظ، مولانا قاری محمد اقبال، مولانا محمد قاسم، مولانا عمر حیات، حامد بلوچ، فقیر محمد اور شکیل احمد سمیت دیگر علماء کرام نے شرکت کی۔ کانفرنس میں مقررین نے کہا کہ انسان کی کامیابی کا راز اور دارومدار اسوۂ رسول کی پیروی میں ہے۔ رسول اللہ کی سیرت طیبہ سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں ہے اسی میں ہی دنیا آخرت کی کامیابی ہے۔ مقررین نے کہا کہ ہر ایک کے ساتھ رعایت ہو سکتی ہے مگر گستاخ رسول سے کوئی رعایت نہیں ہو سکتی انہوں نے مزید کہا کہ گستاخ رسول کی سزا سزائے موت کو انتہا پسند کہنے والے خود انتہا پسندی کا شکار ہیں سزا موت کا قانون اگر غلط اور انتہا پسندی ہے تو امریکا اور یورپی ممالک اپنے اپنے ملکوں سے سزا موت کا قانون ختم کیوں نہیں کرتے۔ مقررین نے کہا کہ کلیدی اسامیوں اور حساس اداروں میں موجود قادیانی امریکا اسرائیل اور بھارت کو خفیہ معلومات فراہم کر رہے ہیں۔ قادیانیوں کو کلیدی عہدوں سے ہٹائے بغیر ملک میں امن قائم نہیں ہو سکتا۔ جہاں کہیں بھی توہین رسالت کا ارتکاب ہوتا ہے اس کے پس پشت قادیانی ٹولے کی سازش کارفرما ہوتی ہے۔ فتنہ قادیانیت کا خمیر ہی اہانت رسول ہے۔ قادیانیت کا انگریز کا خود کاشتہ پودا ہے برطانوی سامراج نے اسے اپنے سیاسی اغراض کی تکمیل کے لئے پیدا کیا اور آج قادیانیت امریکی سامراج کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہی ہے۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی اسلام دشمن میں پیش پیش ہیں اور اسلام کے بنیادی عقیدہ، عقیدہ ختم نبوت پر ضرب کاری لگا رہے

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
گولڈ اینڈ سلور مرچنٹس اینڈ آرڈر سپلائرز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون:2545573

سو سال سے زائد بہترین خدمت
ESTD 1880
ABS
ABDULLAH
BROTHERS SONARA
عبداللہ برادرز سونارا
Formerly: H. Elyas Sonara
Shop: NP 2/73, Bhangnari Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph:2546455, Cell:0301-2352363

ہیں' فتنہ قادیانیت کے خاتمہ تک امت مسلمہ تحریک ختم نبوت کو جاری رکھیں گے۔

مولانا اللہ بخشؒ، حیات وخدمات

بہاول پور (نامہ نگار) مولانا اللہ بخش ۱۹۴۷ء میں گلپور ڈیرہ لکھا بہاولپور میں پیدا ہوئے' نو سال کی عمر میں بستی آباد مبارک پور (بہاولپور) میں قرآن پاک حفظ کرنا شروع کیا۔ ۱۹۶۰ء میں فاضل ہائی اسکول احمد پور شرقیہ سے میٹرک کیا۔ ۱۹۶۴ء میں قاری غلام نبی (مدرسہ تجوید القرآن طوغی روڈ کوئٹہ) سے تجوید و قرأت کی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۷۴ء میں جامعہ مطلع العلوم بروری روڈ کوئٹہ سے دورہ حدیث کیا۔

۱۹۷۶ء میں جامعہ قاسم العلوم ملتان سے دوبارہ حدیث شریف کی تعلیم حاصل کی۔ اساتذہ کرام میں مفکر اسلام مولانا مفتی محمودؒ شیخ الحدیث علامہ محمد شریف کشمیریؒ حضرت علامہ شیخ محمد موسیٰ روحانی بازیؒ شیخ الحدیث مولانا عرض محمدؒ، مولانا مفتی محمد عبداللہ ڈیرویؒ جیسی شخصیات کے سامنے علوم اسلامیہ کے حصول کے لئے زانوئے تلمذ طے کئے۔

۱۹۷۷ء سے جامع مسجد جنازہ گاہ لانگے خان باغ میں امامت وخطابت کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔ ۱۹۸۲ء تا ۱۹۸۵ء دارالعلوم اسلامی مشن بہاولپور کے ناظم اعلیٰ و مدرس کی حیثیت سے خدمات سر انجام دیتے رہے۔ ۱۹۸۶ء سے تادم زیست جامع العلوم قدسیہ ماڈل ٹاؤن اے میں مہتمم وصدر مدرس کے فرائض سر انجام دیتے رہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ نے انہیں وسعت ظرفی کے ساتھ ساتھ دسترخواں کی وسعت اور مہمان نوازی کے وصف سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ مرحوم کا سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام سے تعلق تھا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانیان' قائدین اور مبلغین سے محبت فرماتے' ختم نبوت کی تحریک ۱۹۸۴ء میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام منعقد ہونے والی تمام تبلیغی وتحریکی پروگراموں میں اہمیت کے ساتھ شریک ہوتے رہے۔ جامعۃ العلوم قدسیہ کی بنیاد حاجی فیض محمد کھیترا نے رکھی۔ اپنی تمام صلاحیتیں مدرسہ کی تعمیر' توسیع اور ترقی کے لئے وقف کردیں اور مدرسہ بہاولپور کے اہم اداروں میں شامل ہوگیا' جس میں سینکڑوں طلبہ کرام علوم اسلامیہ کی تحصیل میں مصروف ہیں۔

مرحوم نے بھرپور اور مصروف زندگی بسر کی' دینی حمیت ان میں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی' کسی سرمایہ دار نے اگر کسی وجہ سے بے اعتنائی برتی تو تادم زیست اس کے پاس مدرسہ کے لئے نہیں گئے' موصوف خوشامد سے کوسوں دور رہے' مرحوم نے بیوہ کے علاوہ تین بیٹے' چھ بیٹیاں سوگوار چھوڑیں۔ بڑے بیٹے مولانا محمد عبداللہ ان کے جانشین اور جامعۃ العلوم قدسیہ کے مہتمم مقرر ہوئے' موصوف جامعہ امدادیہ فیصل آباد کے فاضل ہیں اور شعبہ کتب میں صدر مدرس ہیں' دوسرے بیٹے قاری محمد احمد نے جامعہ خیر المدارس ملتان سے تجوید وقرأت کی سند حاصل کی' تیسرے بیٹے مفتی محمد فاروق جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی کے فاضل ہیں' تینوں بھائی گلشن مصطفوی کی آبیاری میں مصروف ہیں۔ اللہ پاک انہیں اپنے والد محترم کی خواہش کے مطابق اتحاد و اتفاق کے ساتھ دین اسلام اور دینی ادارہ جامعۃ العلوم قدسیہ کی خدمت کی توفیق نصیب فرمائیں' ہر قسم کے اختلاف وانتشار سے محفوظ فرمائیں اور مرحوم کو کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ آمین' ثم آمین۔

جناب غلام محمد بھٹہ کا سانحہ ارتحال

حیدر آباد (رپورٹ...... مولانا محمد نذر عثانی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کوٹری ضلع جام شورو کے امیر اور کوٹری سائٹ ایریا ضلع جام شورو کے ہر دلعزیز رہنما جناب غلام محمد بھٹہ صاحب ۱۱/ مارچ کی شام ۵ بجے دل کا دورہ پڑنے کی وجہ سے انتقال فرماگئے۔ غلام محمد بھٹہ مرحوم ضلع سرگودھا کے رہائشی تھے' لیکن عرصہ تیس سال سے علاقہ کوٹری میں رہائش پذیر تھے' علاقے کی مشہور

نوٹ: یہ پیشکش یکم شوال ۱۴۲۸ھ تک کیلئے ہے
علماء کرام کیلئے خصوصی پیشکش
علماء کرام کے اہل خانہ کے لئے ہمارے ہاں سے زیورات کی خریداری پر کسی بھی قسم کی گھڑائی جڑائی نہیں لی جائے گی' مزید بصورت واپسی اصل سونے کی قیمت جب چاہیں واپس حاصل کریں
خادم علماء حق: حاجی الیاس عفی عنہ
ائمہ مساجد بھی اس پیشکش سے فائدہ اٹھائیں
سنارا جیولرز
صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر 2 فون: 2545080-2545805

معروف یونین کونسل بھلادیں کے بلا مقابلہ چیئرمین منتخب ہوئے' حلقہ میں فلاحی کاموں کے لئے غلام محمد بھٹہ صاحب سے بڑھ کر کوئی اور کام کرنے والا نہیں تھا' کوٹری سائٹ ایریا میں ۱۹۹۰ء میں جب قادیانیوں کی سرگرمیوں میں اضافہ ہوا تو مرحوم نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت میں شمولیت اختیار کی اور تاوفات جماعت ختم نبوت کوٹری کے امیر رہے۔ ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے لئے کبھی کسی قربانی سے دریغ نہیں کیا۔ فتنہ قادیانیت اور گوہر شاہی فتنہ کے خلاف جماعتی رفقاء کے ساتھ مل کر سیسہ پلائی ہوئی دیوار ثابت ہوئے۔ قادیانی فتنہ کے سدباب کے لئے قانونی چارہ جوئی بھی کی' عرصہ نو سال تک تین کیس زیر سماعت رہے اور قادیانیوں کو سزائیں ملیں' اس علاقے میں قادیانی فتنہ کے علاوہ گوہر شاہی فتنہ بھی موجود تھا' قادیانی فتنہ کے خلاف کام کرنا آسان تھا' جبکہ گوہر شاہی فتنہ کے خلاف کام کرنا نہایت مشکل تھا' بندہ (محمد نذر عثمانی) جب حیدر آباد میں بحیثیت مبلغ تعینات ہوا تو مجھے اس وقت سے بھٹہ صاحب کی رفاقت نصیب ہوئی' گوہر شاہی فتنہ کے خلاف جلسہ' جلوس' احتجاج دینی الٰہی نامی کتابچہ کی ضبطی سمیت ہر کام میں وہ پیش پیش رہے' جب حکومت نے بعض مذہبی تنظیموں کو کالعدم قرار دے کر ان کے خلاف کریک ڈاؤن کیا تو کوٹری جماعت کے امیر اور جنرل سیکریٹری کی حیثیت سے جناب غلام محمد بھٹہؒ اور حاجی محمد زمان خان کو تین ماہ کے لئے سینٹرل جیل حیدرآباد میں نظر بند کردیا گیا' لیکن بھٹہ مرحوم اور حاجی زمان خان نے یہ وقت انتہائی بہادری اور جرأت کے ساتھ گزارا' بھٹہ صاحب کہا کرتے تھے کہ لوگ چوری' ڈکیتی اور قتل کر کے جیل جاتے ہیں' ہم ناموس رسالتؐ کے تحفظ کے سلسلے میں جیل گئے اور یہ بھی فرماتے تھے کہ جیل کے دیگر ساتھیوں کے ساتھ مجھے بھی تہجد کی نماز کی عادت پڑگئی' جو جیل کی اس تین ماہ کی نظر بندی کا میرے لئے تحفہ ہے۔ جناب غلام محمد بھٹہ مرحوم کو جماعت کے اکابرین سے والہانہ محبت اور عقیدت تھی۔ سابق نائب امیر مرکزیہ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ' مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری' مرکزی خازن حضرت مولانا اللہ وسایا' حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری دامت برکاتہم جب بھی حیدرآباد یا کوٹری کے دورہ پر تشریف لاتے تو ان کی آمد پر پھولے نہ سماتے' گوہر شاہی فتنہ کے سدباب کے لئے شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے ایک مرکز کے قیام کا حکم فرمایا تو ۱۹۹۸ء میں ایک پلاٹ جامع مسجد ختم نبوت کے نام سے خریدا گیا جس کی رقم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان نے ادا کی' جامع مسجد کی تعمیر کے سلسلے میں مرحوم انتہائی فکر مند رہتے اور راقم الحروف کو ہمیشہ اس کی طرف توجہ دلاتے رہتے' حتیٰ کہ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے جانشین حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری مدظلہ نے خصوصی توجہ فرماتے ہوئے جامع مسجد ختم نبوت مکمل تعمیر کروائی۔ فجزاھم اللّٰہ احسن الجزاء۔ بارہا مسجد ختم نبوت کی تعمیر کے حوالے سے کہتے کہ کاش ہماری موت سے قبل مسجد کی تعمیر مکمل ہوجائے' بالآخر بھٹہ صاحب کی آرزو پوری ہوئی اور الحمدللہ! جامع مسجد ختم نبوت کی تعمیر مکمل ہوئی' حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری صاحب نے اس مسجد کا افتتاح فرمایا۔ بھٹہ مرحوم زکوٰۃ وعشر کمیٹی اور مصالحتی کمیٹی کے چیئرمین بھی رہے' ساری زندگی دینی اور فلاحی کاموں میں گزاری' ۱۰/ مارچ کو بندہ سے ملاقات ہوئی' ۱۱/ مارچ کی شام ۴ بجے تک بالکل تندرست تھے' لیکن شام ۵ بجے دل کا دورہ پڑا اور وہ کلمہ طیبہ کا ورد کرتے ہوئے خالق حقیقی سے جا ملے' نماز جنازہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی نمائندگی راقم الحروف اور کوٹری جماعت کے جنرل سیکریٹری حاجی محمد زمان خان نے کی' علاقے کے علماء کرام نے کثیر تعداد میں نماز جنازہ میں شرکت کی' جناب غلام محمد بھٹہ مرحوم نے اپنے پیچھے تین بیٹے' تین بیٹیاں اور بیوہ سوگوار چھوڑیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کی قبر پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے اور ان کے لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی قائدین خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' حضرت اقدس سیّد نفیس الحسینی دامت برکاتہم' حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ' حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ' حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی مدظلہ' حضرت مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی مدظلہ' حضرت علامہ احمد میاں حمادی مدظلہ' حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری مدظلہ اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدر آباد کے رہنماؤں مولانا ڈاکٹر عبدالسلام قریشی' مولانا محمد رب نواز جلال پوری' مولانا ڈاکٹر سیف الرحمٰن آرائیں' مولانا محمد نذر عثمانی' مولانا محمد علی صدیقی' مولانا خان محمد اور حاجی محمد زمان خان نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں مرحوم کے لئے درجات کی بلندی اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل اور اجر جزیل کی دعا کی۔

☆☆

فرما گئے یہ ہادیؐ

ختم نبوت زندہ باد

لا نبی بعدی

ختم نبوت کانفرنس
و محفلِ حسنِ قرأت

مورخہ:
۷/اپریل ۲۰۰۷ء
بروز ہفتہ بعد نماز عشاء

مہمانِ خصوصی:
شاہین ختم نبوت، حضرت اقدس
مولانا اللہ وسایا صاحب
مرکزی رہنما عالمی مجلس
تحفظ ختم نبوت
پاکستان

بمقام:
جامع مسجد حراءٔ
ماڈل کالونی

زیر صدارت:
جانشین شہید اسلام حضرت مولانا
سعید احمد جلال پوری صاحب
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

زیر سرپرستی:
استاذ العلماء حضرت مولانا
محمد سالک ربانی صاحب
نگران مدرسہ عربیہ اسلامیہ ملیر،
شاخ جامعہ علوم اسلامیہ
بنوری ٹاؤن کراچی

فخر القراء استاذ القراء جناب مولانا قاری
احسان اللہ فاروقی صاحب
مدیر جامعہ دار القرآن والاحسان،
مہران ٹاؤن کراچی

نجم القراء زینت القراء
جناب قاری
محمد ادریس آصف صاحب
لیہ

مداح رسول
جناب مولانا قاری
محمد اشفاق صاحب
بنوری ٹاؤن

ثناء خواں
جناب مولانا قاری
محمد انس یونس صاحب
دار العلوم کراچی

نجم القراء محبوب القراء
حضرت قاری
سیّد محمد لبیق ساجد صاحب
لاہور

زیر نگرانی:
حضرت مولانا **نیاز محمد صاحب**،
خطیب جامع مسجد حراءٔ ماڈل کالونی

تمام غیور مسلمانوں سے شرکت کی پُرزور درخواست ہے

حضرت مولانا
قاضی احسان احمد صاحب
مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

شعبہ نشر و اشاعت: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی فون: 021-2780337

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 4583486-4514122، فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ: مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کر کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ: رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

(مولانا) عزیز الرحمن
ناظم اعلیٰ